

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

دسویں اسمبلی ریپیسواں اجلاس

### مباحثات 2016ء

﴿اجلاس منعقد 16 جنوری 2016ء بمطابق 05 ربیع الثانی 1437 ہجری بروز ہفتہ﴾

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
1	تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔	1
2	رخصت کی درخواستیں۔	2
2	مشترکہ قرارداد نمبر 61 منجانب عبدالرحیم زیارتوال، صوبائی وزیر، نصر اللہ زیرے، آغا سید لیاقت علی، منظور احمد خان کاکڑ، عبدالجید خان اچکزئی، ولیم جان برکت، محترمہ سپونژمنی اچکزئی، محترمہ معصومہ حیات، اور محترمہ عارفہ صدیق (قرارداد منظور ہوئی)	3
16	خواتین کو ہراساں کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2015ء) کی بابت تحریک کا پیش کیا جانا۔	4

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 16/ جنوری 2016ء بمطابق 05 رجب الثانی/ 1437 ہجری بروز ہفتہ بوقت شام 4 بجکر 30 منٹ زیر صدارت محترمہ راحیلہ حمید خان درانی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال، کونڈہ میں منعقد ہوا۔  
 راحیلہ حمید خان درانی (میڈم اسپیکر)۔ السلام وعلیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰی حَرْفٍ جَ فَإِنۡ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطمَآنَ بِهِجٍ وَّ اِنۡ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ  
 انْقَلَبَ عَلٰی وَجْهِهِ قَفٍ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ط ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۝ يَدْعُوا مِنۡ دُونِ  
 اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُ وَمَا لَا نُنْفَعُهُ ط ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ۝ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمُ ط

﴿ پارہ نمبر ۷ اسورۃ الحج آیت نمبر ۱۱ تا ۱۲ ﴾

ترجمہ: بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ ایک کنارے پر (کھڑے) ہو کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں، اگر کوئی نفع مل گیا تو دلچسپی لینے لگتے ہیں اور اگر کوئی آفت آگئی تو اسی وقت منہ پھیر لیتے ہیں، انہوں نے دونوں جہان کا نقصان اٹھالیا، واقعی یہ کھلا نقصان ہے۔ اللہ کے سوا انہیں پکارا کرتے ہیں جو نہ انہیں نقصان پہنچا سکیں نہ نفع، یہی تو دور دراز کی گمراہی ہے۔

راحیلہ حمید خان درانی (میڈم اسپیکر)۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔  
محمد اعظم داوی (سیکرٹری اسمبلی)۔ جناب رحمت صالح بلوچ صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف اسلام  
آباد جانے کی بناء آج کی نشست سے شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

میڈم اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔  
سیکرٹری اسمبلی۔ میر حمل کلمتی صاحب نے اپنے حلقہ انتخاب کے دورے پر جانے کے باعث آج کی  
نشست سے ایوان سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

میڈم اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔  
سیکرٹری اسمبلی۔ محترمہ حسن بانو صاحبہ نے ناسازی طبیعت کی بناء آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے  
کی درخواست کی ہے۔

میڈم اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔  
سیکرٹری اسمبلی۔ نوابزادہ طارق مگسی صاحب نے نجی مصروفیات کی بناء آج کی نشست سے رخصت منظور  
کرنے کی درخواست گزاری ہے۔

میڈم اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔  
مشترکہ قرارداد نمبر 61 منجانب عبدالرحیم زیارتوال، صوبائی وزیر، نصر اللہ زیرے، آغا سید لیاقت علی، منظور احمد  
خان کاکڑ، عبدالجید خان اچکزئی، ولیم جان برکت، محترمہ سپوٹس مینی اچکزئی، محترمہ معصومہ حیات، اور محترمہ عارفہ  
صدیق، اراکین صوبائی اسمبلی میں سے کوئی ایک محرک اپنی قرارداد نمبر 61 پیش کریں۔

نصر اللہ زیرے۔ شکر یہ محترمہ اسپیکر۔ مشترکہ قرارداد نمبر 61۔ ہر گاہ کہ سال 2006ء میں وزارت  
انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی حکومت پاکستان نے یونیورسل سروس فنڈز (U.S.F.) کے نام سے ایک ذیلی ادارہ  
تشکیل دیا تھا جسکی ذمہ داری ملک میں ٹیلی کمیونیکیشن نیز خصوصاً پسماندہ علاقوں میں درج ذیل سہولیات کی  
فراہمی ہے:-

(1) دیہی و پسماندہ علاقوں میں ٹیلی کام پروجیکٹس کا قیام۔

(2) براڈ بینڈ سروسز خصوصاً موبائل ٹاورز کی تنصیب۔

- (3) آپٹیکل فائبر کیبلز کا بچھایا جانا۔  
 (4) تحصیل ر ضلع کی سطح پر ٹیلی سینٹر کا قیام۔  
 (5) ہائی سکولز اور کالجز میں براڈ بینڈ سہولیات کی فراہمی کے ساتھ ساتھ خصوصاً ہیلتھ، ایجوکیشن اور کامرس وغیرہ کی سہولیات کا بہم پہنچایا جانا تھا۔

ٹیلی کام سنٹروں میں ضرورت کے مطابق 11 یا اس سے زیادہ کمپیوٹروں کے ذریعے نادرا کی مدد اور تعاون سے برتھ سرٹیفیکیٹ، ڈیٹھ سرٹیفیکیٹ، میرج سرٹیفیکیٹ، موبائل سم کی تصدیق، پرنٹر، فیکس، انٹرنیٹ و دیگر سہولیات کی فراہمی بجلی نہ ہونے کی صورت میں سولر انرجی سے چلانے کا انتظام کیا جائے۔ اگرچہ مذکورہ ذیلی ادارے کو اس مد میں سالانہ اربوں روپوں کے فنڈز بھی مہیا کئے جا رہے ہیں۔ لیکن بد قسمتی سے صوبہ بلوچستان میں صرف 7 فیصد فائبر آپٹیکل کیبلز بچھانے کا کام مکمل کیا گیا ہے۔ اسکے علاوہ مذکورہ بالا دیگر سہولیات فراہم نہیں کی گئی ہیں۔ جبکہ فائبر آپٹیکل کیبلز بچھانے پر حکومت کی جانب سے مذکورہ ذیلی ادارے کو گیارہ ارب پچاس کروڑ روپے کی ایک خطیر رقم ادا کی جا چکی ہے۔ جبکہ صوبائی حکومت کو اعتماد میں لئے بغیر گزشتہ آٹھ سالوں میں پہلی مرتبہ بعض اضلاع میں موبائل ٹاورز لگائے جا رہے ہیں۔ جس میں بھی کرپشن کا عنصر نمایاں طور پر دکھائی دے رہا ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے۔ کہ وہ وزارت انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی کو پابند کرے کہ وہ صوبائی حکومت کی مشاورت و اعتماد سے صوبہ میں اپنی خدمات سرانجام دے اور ساتھ ہی مذکورہ ذیلی ادارے کا دائرہ پیمانہ علاقوں تک پھیلا یا جائے۔ تاکہ عام عوام مذکورہ سہولیات سے مستفید ہو سکیں۔

میڈم اسپیکر۔ مشترکہ قرارداد نمبر 61 پیش ہوئی۔ کیا محرکین اپنی قرارداد نمبر 61 کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے۔

نصر اللہ خان زیرے۔ شکر یہ۔ میڈم اسپیکر! جیسا کہ آپ کو بھی اور تمام ممبران کو بھی بخوبی علم ہے کہ جب پی ٹی سی ایل کا ڈیپارٹمنٹ، پرائیویٹائز ہوا۔ جو کمپنی کی صورت اختیار کر گیا ہے، تب 2004ء میں اُس وقت کی حکومت نے IT ڈیپارٹمنٹ کے نام سے ایک ڈیپارٹمنٹ وفاق میں بنایا۔ پھر اس ڈیپارٹمنٹ کو انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ڈیپارٹمنٹ نے ایک یونیورسل سروس فنڈ U.S.F کے نام سے ادارہ قائم کیا، جس کی بنیادی ذمہ داری یہ تھی، اُسکے نوٹیفیکیشن میں پہلے روز سے یہ کہا گیا تھا کہ تمام ملک میں بالخصوص دیہی علاقوں میں یہ ادارہ U.S.F درج ذیل سہولیات کیلئے وہ کام کریگا، جس میں انہوں نے fiber optical بچھانا تھا۔ یہاں تحصیل

اور ضلع کے سطح پر کوئی 5 سو کے قریب ٹیلی سینٹر قائم کرنے تھے۔ اور ہائی سکولوں میں اور کالجز میں انہوں نے سینٹرز قائم کرنے تھے۔ اسی طرح broadband سروسز، موبائل ٹاورز جس نے لگانے تھے۔ لیکن بد قسمتی سے اس ادارے نے اب تک اس صوبے میں جو کام کیا ہے میں نے اپنی قرارداد میں بھی کہا ہے کہ صرف 7% تک کام کیا ہے، جس میں انہوں نے صرف fiber optical تار کو بچھایا ہے زمین کے اندر۔ لیکن 2006ء کے بعد ابھی تک اُس تار سے، اُس fiber optical سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا گیا ہے۔ اب وہ تاریں زمین کے اندر خراب ہوتی جا رہی ہیں۔ اور نہ ہی میڈیم اسپیکر U.S.F نے جس کی یہ ذمہ داری تھی، اس کو کوئی 11 ارب روپے سے زائد کی رقم انکودی جا رہی۔ اور بد قسمتی سے انہوں نے 5 سو کے قریب سینٹرز قائم کرنے تھے۔ لیکن آج تک ہمارے صوبے میں ایک بھی ٹیلی سینٹر قائم نہیں ہو سکا۔ حالانکہ اگر یہ ٹیلی سینٹر ہوتا تو اُس ایک سینٹر کے نیچے وہاں پورا نظام ہوتا، کونٹے، پشین میں ہوتا، قلات، خضدار میں ہوتا۔ جتنے بھی دور دراز کے علاقے تھے، وہاں ہوتا۔ ایک چھت کے نیچے تمام سہولیات ہوتیں۔ انٹرنیٹ کی سہولیات ہوتی۔ اب دُورا فائدہ علاقوں میں Wi-Fi کی کوئی سہولت نہیں ملے گا۔ وہاں پر انٹرنیٹ کے نہیں ہیں۔ ابھی جدید دور ہے، انسان کو ہر لمحے اُسکو ضرورت ہے موبائل کی Wi-Fi کی انٹرنیٹ کی کسی اور چیز کی Facebook کی ضرورت ہوتی ہے لیکن اس ادارے نے جس کی ذمہ داری تھی، آج تک اس صوبے میں ایک ٹیلی سینٹر قائم نہ کر سکا۔ اور نہ ہی ہائی سکول میں، نہ کسی کالج میں انہوں نے اس قسم کا کوئی کام کیا۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ IT ڈیپارٹمنٹ وفاقی وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی ہے ہم یہاں اس قرارداد کے ذریعے اُن سے مطالبہ کریں گے کہ وہ U.S.F کو وہ پابند بنائیں کہ وہ جو اُسکا اصلی کام ہے وہ کریں۔ یہاں ٹیلی سینٹر قائم کریں۔ وہاں ٹاورز لگائیں۔ اب انہوں نے کچھ ٹاورز لگانے کی کوشش کی اُس میں بھی کرپشن کا عنصر شامل ہے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔ کم از کم یہ اس U.S.F کا جو بورڈ ہے، اُس میں ہمارے صوبے کا کوئی بندہ نہیں ہے۔ اور وہاں پر بار بار ہمارے یہاں صوبائی جو ہماری IT ڈیپارٹمنٹ ہے اُس نے لکھا ہے وفاق کو آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کو کہ بابا آپکا ادارہ جس کی ذمہ داری تھی جو اربوں روپے لے بھی رہا ہے لیکن اُس نے ہمارے صوبے میں آج تک اس حوالے سے ٹیکنیکل حوالے سے انہوں نے کوئی کام نہیں کیا۔ لہذا میں اس ایوان سے گزارش کرونگا، معزز ممبران سے کہ اس قرارداد کو من وعن منظور کیا جائے۔ اور اس پر زور دیا جائے اور کم از کم اس حوالے سے، اسکے بورڈ آف، جو گورننگ باڈی ہوتی ہے جو بورڈ آف ڈائریکٹرز اُس میں ہمارے صوبے کا یا اس ایوان میں سے دو یا تین اراکین کو شامل کیا جائے۔ اور اسی طرح اس حوالے سے کوئی کمیٹی بنائی جائے تاکہ وہ وفاقی آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ سے بات کر سکے۔ Thank you

Madam Speaker.

میڈم اسپیکر۔ سردار عبدالرحمن کھیتران صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ شکر یہ میڈم اسپیکر! یہ جو قرارداد لائے ہیں، جیسے ہمارے ساتھی نصر اللہ زیرے صاحب نے تفصیلی بات کی۔ اس قرارداد کی میں مکمل حمایت کرتا ہوں۔ اس کا تھوڑا سا background بتاؤنگا۔ پھر ایک آدھ suggestions میں دونگا اس پر۔ کیونکہ ابھی تو اسکی admissibility پر بات ہو رہی ہے۔ تو میں چاہوں گا کہ یہ قرارداد اتفاق رائے سے منظور کی جائے۔ اسکے لئے آج کا ٹائم رکھتے ہیں یا اگلا جو بھی covenant ہو، اس پر آپ رکھیں۔ کیونکہ آج ہمارے کچھ ساتھی اسمیں نہیں ہیں، ساتھیوں سے مراد میرے ایم پی ایز۔ لورالائی کا مسئلہ ہے بابت لالائیں ہے، ہرنائی کا مسئلہ ہے رحیم زیا تو ال نہیں ہے، میرا مسئلہ ہے انہیں ٹاورز پر۔

میڈم اسپیکر۔ آپ اپنے points دے دیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ جی۔ جیسا کہ نصر اللہ زیرے صاحب نے کہا ہے کہ یہ U.S.F کی طرف سے جو ایک funding ہوئی ہے، بلوچستان میں fiber optic ہے اور یہ جو ٹاورز ہیں، یہ فنڈ آیا، انہوں نے یوفون کو، back ground تو انہوں نے بتایا کہ یہ PTCL privatize ہو گیا۔ اسکے بعد یہ انکے جو یہ درج ذیل آئٹم تھے، ان پر انہوں نے کام کرنا تھا۔

میڈم اسپیکر۔ سردار عبدالرحمن کھیتران صاحب ایوان میں اور گیلریز میں جن کے پاس موبائل ہیں وہ انکے switch off کر دیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ optic fiber کی position یہ بنی کہ یہ انہوں نے پنجاب سے کھینچ لیا ہمارے علاقے سے ہوتی ہوئی رکھنی سے ہوتی ہوئی لورالائی یا کونٹے کے ساتھ انہوں نے main line تو بچھا دی۔ further اسکی position یہ ہے کہ میرا گھر جناح روڈ پر، سلیم کمپلیکس کے back-side پر ہے۔ انہوں نے further مطلب کوئی spread نہیں کی گئی۔ خالی main line کھینچ کے لے آئے ہیں۔ یا پھر شاید اس طرف سے لے گئے ہیں میری علم میں نہیں ہے۔ via خضدار پھر کراچی تک لے گئے ہیں۔ یہ ایک خالی main line بچھا دی ہے۔ دوسرا یہ ٹاورز میں جیسے نصر اللہ نے کہا اور اس قرارداد میں ہے۔ بالکل corruption، یہ 100% corruption ہو رہی ہے۔ یوفون نے sublet کی ہے او اوے ایک کمپنی ہے۔ جس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز اور وغیرہ وغیرہ سارے پنجاب سے ہیں۔ انہوں نے چند

employees یہاں سے، دو چار کوئی ہیں ایک آدھ مینگل ہے میں اُنکے نام بھی بتا سکتا ہوں۔  
originally یہاں پر جو یونون کا جو آفس ہے وہ اس چیز کو آگے چلا رہا ہے۔ اب position یہ ہے کہ چار  
چار دفعہ انہوں نے سروے کیا ہے۔ سیاسی طور پر اسکو جی آپکی زمین پر کر رہے ہیں اُس کو کہا اُسکی زمین پر کر  
رہے ہیں لوگوں کو آپس میں لڑا دیا ہے۔ میرے علاقے میں آیا KPK کا کوئی۔ اچھا پر اوارے نے پھر آگے  
sublet کی ہوئی ہیں۔ سروے کو الگ sublet کر دیا ہے۔ soil testing کو الگ انہوں نے کر دیا  
ہے۔ ٹاورز کا جو base ہے وہ الگ ہے۔ ٹاور جو کھڑا کریں الگ ہیں۔ مطلب جیسے دوکانداری جتنی کر سکتے تھے  
انہوں نے کی ہوئی ہے۔ یہ لوگ آئے، ہمارے لوگ آپس میں لڑ پڑے۔ پھر میں نے انکو پکڑا۔ خیر جو بھی سلسلہ  
تھا وہ بھاگ گئے سارے۔ اب نئے آئے ہیں۔ انہوں نے جا کے سروے کیا ہے۔ پھر آگے further انکا  
کوئی بیٹھے ہوئے ہیں وہاں اسلام آباد میں ندیم صاحب۔ فلانا صاحب فلانا صاحب ہے وہ پھر کہیں اور۔  
انکو زیادہ شوق ہے politics کرنے کا۔ کہیں پروہ ایم پی اے کا الیکشن لڑنا چاہ رہے ہیں، کہیں پرا ایم این اے  
کا لڑنا چاہ رہے ہیں۔ لورالائی کو متنازعہ بنا دیا ہے۔ ہرنائی بھی، ابھی رحیم صاحب نہیں ہیں۔ اُسکو متنازعہ بنایا ہوا  
ہے پشتونخوا میپ کیونکہ میپ اُنکو ساتھ dialogue کر رہی ہے وہ پتہ نہیں انکا کوئی عجیب ایک تماشہ بنایا ہوا  
ہے انہوں نے۔ تو میری گزارش یہ ہے۔ زیرے صاحب نے بھی کہا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپکی طرف سے  
روٹنگ آجائے اس پر قرارداد تو بالکل منظور ہونی چاہیے۔ روٹنگ آجائے کہ ہمارے جن جن علاقوں میں اب  
انکی اگلی stage میں قلات ہے خضدار ہے۔ C.M. صاحب سے بھی ہماری بات ہوئی تھی۔ یہ ایوان کے جو  
بھی معزز ممبر ہیں جن جن ایریا میں انکا وہ پروگرام ہے وہاں سے جو بھی MPA concerned ہے۔ اُسکی  
نگرانی میں یہ سیاست کی نذر نہ ہو۔ یہ گورنمنٹ آف پاکستان کا فنڈ نہیں ہے باہر کا فنڈ ہے۔ یہاں سے جب تک  
C.M. کے آفس سے انکو N.O.C. نہیں ملی۔ اور concerned جس جس کا حلقہ ہے۔ وہاں سے انکو  
N.O.C. نہیں ملی، انکا کام روک دیا جائے۔ کسی نے سیاست کرنی ہے جا کے KPK میں کر لے۔ کسی نے  
سیاست کرنی ہے تو جا کے پنجاب میں کرے۔ یہ ہمارے حلقوں میں اب سیاست۔ پچھلے دنوں ابھی وہ نہیں ہیں  
بابت صاحب نہیں ہیں۔ 29 points انکے علاقے میں ہیں وہاں پر جا کے انہوں نے دوکانداری کی ہے۔ اسی  
طریقے سے ہرنائی میں ہماری پارٹی بے یو آئی کو اور MAPPK کو آپس میں لڑا دیا ہے۔ اسی ٹاوروں پر۔  
ایک پارٹی گئی ہے کہ جی یہ جو ہے ناں یہ بے یو آئی کا ہے اسکی زمین GPS system کے ساتھ یہاں پر  
اسکے سنگل آ رہے ہیں۔ دوسری پارٹی گئی ہے۔ PK MAP کو بولا ہے کہ نہیں جی آپکے اس پر آ رہی ہے وہ

آپس میں گتھم گتھا ہو رہے ہیں۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ اسکو اگلی date میں اگر رکھ لیں۔ تاکہ اس پر بابت صاحب، رحیم صاحب، اسی طریقے سے قلات خضدار کا ہے، وہ بھی اپنے مسئلے مسائل بتائیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو optic fiber اور یہ جو I.T. کا سلسلہ ہے۔ یہ مطلب، بھلے مرکز کا ہے جو بھی exploration ہوتی ہے یا سلسلہ ہوتا ہے صوبائی حکومت سے ہے۔ انکو NOC انکو لینا پڑتی ہے۔ تو N.O.C. کے سلسلے میں آپکی رولنگ آ جائے کہ یہ C.M. office سے plus جو concerned MPA ہے، وہاں سے انکو N.O.C. ملے اُسکے بعد یہ اپنا کام کریں۔ علاقے کو ترقی دینی ہے، اس وقت دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے۔ ہمیں انہوں نے ابھی تک۔ ابھی میرے گھر کا net ہے، وہ پرانے پی ٹی سی ایل کی وہ پرانے لائنوں پر ہیں۔ جناح روڈ پر optic fiber کچھی ہوئی ہے، آگے انہوں نے اسکی کوئی further spread نہیں کیا ہے اُسکا، نہ کوئی سلسلہ بنایا ہوا ہے۔ تو میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ Thank you۔

میڈم اسپیکر۔ جی بادینی صاحب۔

غلام نسیب بادینی۔ شکر یہ محترمہ اسپیکر صاحبہ۔ یہ جو قرارداد پیش کی گئی ہے میں بالکل اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں۔ محترمہ اسپیکر! مستونگ اور قفتان کے حوالے سے میرا خیال میں کوئی سات آٹھ سال پہلے ہم نے سنا کہ fiber optic کا کام ہونے والا ہے ٹینڈر بھی ہو گئے۔ ابھی جیسے میرے خیال میں سردار کیتھران صاحب نے بات کی ہے کہ زیادہ تر، کرپشن کی انتہا اسمیں محترمہ اسپیکر اس میں اتنی زیادہ ہے کہ انہوں نے، جو زمین والے ہوتے ہیں انکے ساتھ وہ ساز باز کر لیتے ہیں۔ مجھے سب سے پہلے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اٹھارویں ترمیم کے بعد بھی ہم لوگ ابھی تک جیسے زیرے صاحب نے کہا کہ ہمیں شامل کیا جائے۔ مطلب ہم ابھی تک بھی request کرتے ہیں یا بہت ہی نا اُمید کے ساتھ بات کرتے ہیں۔ اٹھارویں ترمیم کے حوالے سے اگر دیکھا جائے محترمہ اسپیکر! آپکو اتنی authority ہے۔ کہ آپ ان companies کو بلا کے انکے ساتھ dialogue رکھیں۔ ابھی ہر علاقے کا ایم پی اے جیسے سردار کھیران صاحب کہتے ہیں کہ جی لڑانے والی بات ہے۔ لڑانے والی بات اپنی جگہ باقی انہوں نے کہا کہ ایم پی ایز کو پوچھا جائے۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ایم پی ایز کو پوچھنا تو دور کی بات ہے اسمیں ہماری صوبائی حکومت کو میرے خیال میں پوچھا بھی نہیں جاتا ہے۔ جو کچھ بھی ہوتا ہے فیڈرل کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور انہوں نے میرے خیال میں کرپشن کا ایسا بڑا دروازہ کھولا ہوا ہے اسمیں انہوں نے زمین والوں سے ساز باز کیا ہے کسی علاقے میں جاتے ہیں زمین والوں کے ساتھ

deal انکی ہو جاتی ہے written میں کچھ اور ہوتا ہے اور پیسوں کا معاملہ کچھ اور ہوتا ہے۔ اتنا بیچارہ وہ زمین والا ہے میرے خیال میں شاید بلوچستان میں دس بارہ ہزار سے زیادہ کسی ٹاور کا جو ہے میرے خیال میں وہ rent کا جو انہوں نے رکھا ہوا ہے وہ زمین والوں کو دس بارہ ہزار سے زیادہ ملتا بھی نہیں ہے لیکن زیادہ تر پیسے انکی جیبوں میں چلے جاتے ہیں۔ اور زمین والا خوش ہے اسی چیز پر کہ جی جنریٹ اسٹارٹ ہے رات کو بجلی اگر لائٹ چلی جائے تو میرے گھر کو بجلی مل رہی ہوتی ہے۔ اچھا دوسری جو محترمہ اسپیکر میں نے جیسے کہا کہ مستونگ سے تفتان جو main border area ہے N-40 ہے۔ اسمیں چاغی، نوشکی، واشک، خاران، ان ڈسٹرکٹس میں میرے خیال میں انہوں نے starting میں کچھ انہوں نے وہ کہا کہ جی یہ ہم تفتان تک بچھا رہے ہیں۔ درمیان میں انہوں نے کام ہی چھوڑ دیا ہے۔ ابھی محترمہ اسپیکر! انہوں نے زیادہ تر سیٹیلائٹ ڈش سسٹم رکھا ہوا ہے۔ جس علاقے میں انکی interest زیادہ ہوتا ہے وہاں پر باقاعدہ طور پر یہ جو ہے ڈش کے ذریعے اپنا کام ٹاور لگا کے ڈش کے ذریعے سیٹیلائٹ کے ذریعے connect کرتے ہیں۔ تو اسمیں یہ ہے کہ ہم مطلب fiber optic کے حوالے سے جیسے انہوں نے بات کی ہے میرے خیال میں زیارتوال صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کہ منسٹرز ہیں شاید یہ بھی ignore ہیں۔ کہ جو کچھ ہو رہا ہے انکی policy اسلام آباد سے یا جہاں سے ہے یہ لوگ آ کے خود اپنی مرضی سے جن areas کا یہ لوگ select کرتے ہیں جن companies کو انہوں نے جو یوفون ہے یا دوسری comopanies ہیں میرے خیال میں وہ پیسے ولی بات ہے جو زیادہ share دے گا وہ دوسری through-out بلوچستان میں ان companies کے موبائل companies کے network زیادہ پھیلنے چلے جاتے ہیں۔ تو اس حوالے سے kindly میں request کرونگا آپ سے کہ یہ جتنی companies ہیں یہاں پر already جن کا چل رہا ہے یا یہ جو fiber optic کے ہیں انکے ساتھ جب تک آپ ایک میننگ نہیں کریں گے میرے خیال میں کسی کو کچھ پتہ نہیں چلے گا کہ N.O.C. کہاں سے issue ہو رہا ہے اور کام کہاں سے ہو رہا ہے۔ شکریہ جی۔

میڈم اسپیکر۔ کیا زیرے! آپ محرک ہیں، محرکین نے اور آپ نے یہ پیش بھی کی ہے، تو دو تین چیزیں آئی ہیں اس میں۔ اور بڑی اچھی تجاویز بھی آئیں ہیں۔ میرا اپنا یہ خیال ہے کہ جیسے آپ نے خود اپنا کہا کہ ایک تو جو Board of Governors ہیں، اسمیں ہمارے بلوچستان والوں کو کبھی پوچھا بھی نہیں گیا نا۔ اسمیں ہمارا کوئی نمائندہ نہیں ہے۔ اسی طرح N.O.C. کی بات کی سردار عبدالرحمن کیتھران صاحب نے کہ گورنمنٹ سے N.O.C. نہیں لی جاتی۔ تو میں آپکی مشاورت سے، چونکہ آپ لوگ لے آئے ہیں اسے، کیا ابھی آپ

آئیں یہ دو تین amendments کر لیں۔ کیونکہ جب ہم ایک چیز مانگ رہے ہیں۔ یہ بہت important قرار داد ہے۔ ایک تو یہ ہو جائے کہ ابھی فوری طور پر اگر آئیں یہ دو تین جو آپ چیزیں مانگ رہے ہیں، وہ آئیں ڈال دیں۔ تاکہ یہ ایک متفقہ طریقہ سے حل ہو جائے۔ کیونکہ آپ نے آئیں وہ چیز مانگی نہیں ہے۔ اگر وہ مانگ لیں گے تو یہ ایک powerful طریقے سے جائیگی۔ اور جن حلقوں میں کام ہو رہا ہے، جن جن ڈسٹرکٹس میں ہو رہا ہے، اُنکے ایم پی ایز سے پوچھا جائے یہ ساری چیزیں۔ تو یہ آپ لوگ ابھی مشاورت کر لیں اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ ہمیں کمپنی کو جو ہے جس طرح ہم نے یہ Chief QESCO کو بلایا اور کافی چیزیں clear ہوئیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس ٹیلی کمیونیکیشن کے جو head ہیں ہمارے بلوچستان کے، ہمیں انہیں بھی بلانا چاہیے تاکہ آپ لوگوں کے ساتھ میٹنگ ہو جائے اور آئیں آپ اپنی باتیں اُنکے سامنے رکھیں۔ اس کا طریقہ کار یہی ہوتا ہے کہ جب تک ہم دونوں طرف کی بات نہیں سنتے، آپ اپنی چیزیں اُنکے سامنے رکھیں اور وہ بیٹھ کے آپ کو بتائیں کہ کیا ہے۔ تو بہت سی چیزیں clear بھی ہوتی ہیں اور accept بھی ہوتی ہیں۔ تو آپ تو پہلے یہ بتادیں کہ آپ آئیں amendment ابھی آج لانا چاہتے ہیں یا میں یہ اگلے سیشن کیلئے کروں۔ آپ کیا چاہتے ہیں ابھی۔ جی آپ مشورہ کر لیں جب تک مجیب صاحب بات کر لیں۔

میر مجیب الرحمن محمد حسنی۔ شکر یہ میڈم اسپیکر! یہ بڑی اہم قرار داد ہے اسکی ہم حمایت کرتے ہیں، ہماری پارٹی حمایت کرتی ہے۔ زیرے صاحب کو اور باقی جو محرکین ہیں میں اُنکو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میڈم اسپیکر! اس پر جیسے کہ انہوں نے بڑے detail میں بات کی USF کے حوالے سے۔ یہ انٹرنیشنل ایک فنڈنگ کا ادارہ ہے۔ اور آئیں بہت بڑی جو amount ہے وہ گورنمنٹ کے اداروں کو اور پرائیویٹ ادارے ہیں آئیں PTCL بھی ہے Uphone بھی ہے، میرے علاقے میں وطن والے کر رہا ہے۔ تو یہ کسی ایک ادارے کے پاس نہیں ہے میڈم اسپیکر! میری یہ گزارش ہوگی میری یہ تجویز ہوگی کہ جتنے ادارے، یہ کوئی چار پانچ آئیں Wateen، WARID، PTCL اور ایک دو اور بھی ادارے ہیں جن کو انہوں نے فنڈ زد کیے ہیں۔ اور وہ آگے جیسے سر دار کی تھران صاحب نے، دستگیر صاحب نے کہا کہ یہ further یہ کام sublet کرتے ہیں۔ اور میں یہ بتاتا چلوں کہ کوئٹہ تفتان والا جو پروجیکٹ ہے اسکو کوئی چھ سات سال ہو گئے ہیں اسکی لائن بچھادی گئی ہے اور آئیں مجھے کسی ٹیکنیکل بندے نے بتایا کہ آئیں یہ شرط ہے اُنکی طرف سے جو انٹرنیشنل فنڈنگ جو USF والے ہیں اُنکی طرف سے یہ شرط ہے کہ آپ جب بھی یہ complete کریں گے تو اسکو ان علاقوں کو آپ connect کریں گے through fiber optics۔ اب افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان پر کوئی

check and balance کا کوئی سسٹم نہیں ہے۔ اب اس کوئٹہ تفتان والے سیکشن کو کوئی سات آٹھ سال ہو گئے ہیں لائن بچھ گئی ہے لیکن انٹرنیٹ اس سے connect نہیں ہے۔ تو اسمیں صرف آپ PTCL کا جو head ہے اُسکو بھی بلائیں اُسکے ساتھ ساتھ Wateen-WARID جتنے ادارے ادھر ہیں اور یہ جو USF والے ہیں میرے خیال میں ان کا Head Office اسلام آباد میں ہوگا۔ انکے head office سے ضرور کسی کو بلائیں۔ اور اسی طرح سے میرے ڈسٹرکٹ میں بھی انکا کام چل رہا ہے وہ تقریباً complete ہو گیا ہے Wateen کے ذریعے۔ میڈم اسپیکر! انکا ایک Wateen والوں کے آفس میں جو انکا provincial chief ہے وہ اسی طرح جیسے کہ سردار کیتھران صاحب نے کہا وہ under-table لوگوں سے deal کر کے زمین میں کچھ اور papers میں کچھ اور ہوتا ہے۔ آپس میں اسی طرح سے لوگوں کو بالکل ہمارے علاقوں میں لڑایا گیا اور اسکے ساتھ ساتھ انہوں نے میڈم اتنی زیادتی کی کہ علاقے کے لوگوں کو چھوڑ کے۔ اب نوشکی ٹھیک ہے میرا علاقہ ہے لیکن نوشکی اور واشک کے بیچ میں ایک اور ڈسٹرکٹ ہے، نوشکی سے بندے اُٹھا کے ادھر انہوں نے لگائے ہیں۔ میں نے جب رابطہ کیا وہ تو ہم سے بات کرنے کیلئے بھی تیار نہیں ہیں۔ اتنے مطلب وہ اپنے آپ کو پتہ نہیں بالاتر سمجھتے ہیں۔ تو میں نے اپنے D.C. کو A.C. کو کہا کیونکہ N.O.C. انکو میرے خیال میں یہاں سے لینے کی ضرورت نہیں ہے اسلئے وہ کسی کو خاطر میں نہیں لاتے ہیں۔ اور appointments کیونکہ ہر ٹاور پر کوئی تین چار لوگ لگتے ہیں ہر تحصیل میں کوئی تین چار پانچ کہیں پر ٹاور لگتے ہیں تو کافی تعداد میں لوگ یہ باہر سے اپنی مرضی سے لوگ لگاتے ہیں تو یہ بڑا اہم issue ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں انکے مطلب جو concerned لوگ ہیں انکو یہاں پر بلا یا جائے اور اس مسئلہ کا حل نکالا جائے۔

میڈم اسپیکر۔ جی ڈاکٹر صاحبہ۔

ڈاکٹر قیہ سعید ہاشمی۔ میڈم اسپیکر! شکریہ آپکا۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہمارے پاس I.T. Ministry ہے نا۔ اُسکے منسٹر بھی ہمارے پاس ہیں نا۔ تو کیا وزیر I.T. اس چیز پر روشنی ڈالیں گے کہ اُنکے علم میں لائے بغیر یہ چیز کس طرح کہ آج ہم تمام ممبران اس پر غم و غصہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ تو I.T. department کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اُس پر، اراکین کو اعتماد میں لیں کہ کہاں تک پہنچیں گے۔ شکر یہ بہت بہت۔

میڈم اسپیکر۔ جی سردار رضا محمد بڑیچ صاحب پہلے اس پر بولیں۔

سردار رضا محمد بڑیچ (مشیر برائے وزیر اعلیٰ)۔ محترمہ اسپیکر! میں مختصراً بولوں گا۔

میڈم اسپیکر۔ جی، جی۔

سردار رضا محمد بڑیچ (مشیر برائے وزیر اعلیٰ)۔ جہاں تک اس قرارداد کی بات ہے میرے خیال میں ایک important issue ہے ہمارا۔ ناں صرف communication کے حوالے سے یہ تین چار قسم کے services دیتے ہیں internet کی services دیتے ہیں۔ ٹیلیویشن کی services دیتے ہیں۔ فون کی services دیتے ہیں اور تقریباً ہر شہر میں اسکا ہونا ضروری ہے۔ ہمارے لیے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے، چونکہ میرا واسطہ رہا تو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ہماری real time monitoring اور distance learning کے حوالے سے ہماری ایک ضرورت تھی اور بلوچستان کو اسکی ضرورت پڑ رہی ہے وہ اسلئے کہ جہاں بھی digital ہم convert کر رہے ہیں data کو۔ وہاں ہمیں اس communication services کی ضرورت پڑ رہی ہے۔ تو لہذا اس قرارداد کی بھرپور حمایت کی جائے۔ اسلئے کہ ایک انٹرنیٹ کا زمانہ ہے یا کمپیوٹر کا زمانہ ہے literacy کمپیوٹر کے ذریعے ہو رہی ہے تو یہ ایک بہت ہی important قرارداد ہے اسکی حمایت کی جائے۔

میڈم اسپیکر۔ جی مولانا عبدالواسع صاحب۔

مولانا عبدالواسع (قائد حزب اختلاف)۔ شکر یہ میڈم اسپیکر صاحبہ۔ میرے خیال قرارداد کی ہم حمایت کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ خاص کر towers کا جو مسئلہ ہے یہ جیسے کہ بارکھان، قلعہ سیف اللہ اور سبی وغیرہ اور یہ مختلف اضلاع میں ہیں۔ ہمارے district قلعہ سیف اللہ میں بھی یہ مسئلہ ہے اور وہاں بھی کچھ ٹاور لگ رہے ہیں تو اس سلسلہ میں اسلام آباد گیا تھا آج میں اسلام آباد سے واپس آیا۔ وہاں چیئرمین سے جب ہماری میٹنگ ہوئی اور ہم نے یہی شکایت کی کہ اس طرح سلسلہ ہے لوگ درمیان میں لڑوا رہے ہیں یا پیسوں کے چکر اس میں چلتا ہے یا جو بھی سلسلہ جو ہم نے یہاں سنا تھا یا لوگوں کی شکایاتیں ہمارے پاس آئے تھے۔ میڈم اسپیکر! میرا خیال ہم اس فلور پر جب روتے ہیں تو ہر وقت ہم مرکز سے یا مرکزی گورنمنٹ سے ہم شکایتیں تو کرتے ہیں لیکن کچھ مسائل ہمارے اپنی وجہ ہی سے پیدا ہوئے ہیں۔ خاص کر قلعہ سیف اللہ میں کچھ باثر لوگوں نے باثر افراد نے وہاں ان لوگوں کا کہنا تھا اُنکے کمپنی کے لوگوں کا کہنا یہ تھا کہ ہمیں زبردستی گھر لے جاتے ہیں اور پھر ہمیں زبردستی وہاں سے اسٹامپ پیپر زد دستخط کروا لیتے ہیں اور جگہ کچھ اور ہے۔ تو اسی سلسلے میں پھر طے ہو گیا پھر وہاں چیئرمین کے ساتھ انہوں نے وہاں رپورٹ بھی منگوانا شروع کر دیا کہ اپنے بندے کو بلایا وہ میرا خیال اسکا طریقہ کار نمبر 1 سے لیکر پوائنٹ نمبر 15 تک۔ کیونکہ 1 نمبر والا جو ہوتا ہے وہ % 100 کام کرتے ہیں پھر

دوسری نمبر % 98 فرض کریں کرتا ہے پھر اسکے بعد پھر % 80 نمبر۔ لیکن پہلے priority انہوں نے خود کہا ہمارے سرٹائٹ کا جو سروے ہے وہ first priority 1 number والا ہے۔ تو ہم نے اُن سے ہی مطالبہ کر دیا کہ جو بھی لوگ ہوں گے اسمیں کسی کی مداخلت کی بھی قبول نہ کیا جائے۔ first number جو پہلے priority آپکا ہے آپ اس پر ٹاور لگا یا جائے۔ جس کا بھی جس کا بھی زمین ہو جس پارٹی سے تعلق رکھتا ہو جو شخص وہ جو بھی ہو۔ لیکن اگر وہاں آپکو زمین نہیں ملتی ہے یا کوئی رکاوٹ ہوتی ہے پھر وہاں concerned MPA سے رابطہ کر لیں یا وہاں چیئر مین سے رابطہ کر لیں یا وہاں MNA سے رابطہ کر لیں آپکے لیے وہ مسائل خود حل کرتے ہیں نہ ہو تو پھر دوسرے نمبر پر چلے جائے۔ تو ابھی بھی میرے اس قرارداد میں میں حمایت کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ آپکی رولنگ چاہتے ہیں کہ آپ یہ رولنگ دے دیں کہ first number جو پہلے نمبر اُنکا سیٹلائٹ کا جو انہوں نے کیا ہوا ہے، select کیا ہوا ہے۔ تو اس پر لگایا جائے۔ اسمبلی کا فیصلہ یہ ہو۔ نہ ہوں، وہاں کوئی مسئلہ کمپنی کے لیے ہو اور کمپنی والے وہاں کے MPA سے رابطہ کر لیں وہاں کے MNA سے رابطہ کر لیں۔ وہاں کے district chairman سے رابطہ کیا جائے۔ لہذا یہ اُنکے لیے وہ مسائل حل کر لیتے ہیں۔ لہذا اس قرارداد میں میں یہ شامل کر لیتا ہوں کہ وہاں جو بھی عوامی نمائندہ ہو اُن سے رابطہ کر لیں اور پھر اگر اُنکے لیے جو مشکلات ہوں، وہ مشکلات حل کیئے جائیں۔

میڈم اسپیکر۔ جی میرا ظہار حسین کھوسہ صاحب۔

میرا ظہار خان کھوسہ۔ میڈم اسپیکر صاحبہ! بہت شکریہ۔ ہم اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں۔ یہ ہمارے ہاں تو ایسا ہے، اپنا سندھ، جیکب آباد touch ہے۔ تو وہ جیکب آباد کے لوگ آتے ہیں۔ ہمارے غریبوں کے بہلاتے ہیں، پھسلاتے ہیں اور اُن سے advance میں پیسے لیتے ہیں ”کہ ہم آپکی زمین اس ٹاور کے لیے دیں گے جس میں آپکو 50 ہزار روپے monthly آئیگا اور آپکے لوگ بھرتی ہونگے اسمیں“۔ تو اُن سے وہ پیسہ نکال کے، لیکر جاتے ہیں اور پتہ بھی نہیں چلتا ہے اُن لوگوں کا کہ وہ کس طرح کے لوگ ہیں انہیں کے لوگ ہوتے ہیں، انہیں communications والوں کے لوگ ہوتے ہیں۔ تو اس سے جہاں انکی ضرورت ہوتی ہے وہاں پر یہ آ کے پاؤں پڑتے ہیں۔ اسی طرح جیکب آباد میں ہماری ایک rice mill ہے وہاں اُنکی ضرورت تھی۔ وہ میرے بابا کے گھر میں آ کہ بیٹھ گئے، تین دن۔ بابا دینے کے لیے تیار نہیں تھے۔ وہ کسی approach کے through کسی سفارش کے through پھر جا کے انہوں نے وہ لگوا یا، جہاں اُنکی ضرورت تھی، جیکب آباد شہر ہے بڑی مارکیٹ ہے بڑی منڈی ہے۔ تو اس لیے وہاں پر۔ وہ بڑی منتوں سے بھی

لگوا لیتے ہیں۔ لیکن ہمارے علاقے صحبت پور، جمعہ آباد، نصیر آباد، یہاں پر کہیں کوئی ٹاور نہیں ہے اور ٹاور ہے ایک دو، میرے خیال سے وہ کام بھی نہیں کر رہے ہیں۔ اور اصل مسئلہ یہی ہے کہ وہ بیچارے لوگوں کا، اُنکے بہت بڑے پیسے انہوں نے کھائے ہوئے ہیں۔ اُنکو بہلاتے ہیں، پھسلاتے ہیں کہ بھئی ہم آپکی زمین لیں گے۔ وہ زمین بھی گئی، اُن بیچاروں کی، وہ زمین بھی نہیں لیتے ہیں۔ اُسکے علاوہ وہ دو تین لاکھ روپے نکال کر لے جاتے ہیں۔ تو جس طرح مولانا صاحب نے کہا کہ وہاں کے MPA's یا MNA's یا ڈپٹی کمشنرز یا کمشنرز یا وہاں کا چیئرمین یا وہاں کا کوئی معتبر نمائندہ تو اُنکے through ہو جائے تو اچھا ہے ایسے ہی لگا کے جاتے ہیں۔ پتہ بھی نہیں لگاتا اُنکا کے اُنکو پابند کیا جائے ان چیزوں کے لیے اور اُسکے ساتھ ہمارے اسکولوں میں broad-band دیئے جائیں۔ اسکولوں میں نہیں ہیں۔ کالج میں بھی نہیں ہیں۔ تو ان چیزوں کے لیے بھی تو میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں، بہت شکر یہ اسپیکر صاحبہ۔

میڈم اسپیکر۔ آپ کا point آ گیا۔ thank you۔ جی عبدالرحیم زیارتوال صاحب۔ please ہاؤس میں آپ لوگ خاموشی اختیار کریں، اپنی ذاتی باتیں باہر کر لیں۔

عبدالرحیم زیارتوال (صوبائی وزیر)۔ شکر یہ میڈم اسپیکر! یہ جو قرارداد table ہو چکی ہے، میں اور میرے دوست یہ لائے ہیں۔ یہ بنیادی طور پر IT کے حوالے سے ہے۔ IT کی منسٹری ہے مرکز میں۔ اور IT کے حوالے سے 2006ء میں universal service fund انہوں نے جاری کیا ہے۔ اور تقریباً ملک میں اس وقت ساڑھے گیارہ ارب سے زیادہ پیسے یہ خرچ کر چکے ہیں۔ اور اسکا بنیادی مقصد universal service fund، نوٹیفیکیشن موجود ہے کہ backward area جہاں پر سہولیات نہیں ہیں، even یہاں تک کہ جہاں پر بجلی نہیں ہے سولر پر اُن علاقوں کو یہ سہولیات آپ دیں گے۔ سہولت کیا ہے؟۔ وہ یہاں پر mention ہے کہ کیا کیا سہولیات انہوں نے دینی تھیں، دیہی اور پسماندہ علاقوں میں projects telecom کا قیام۔ نمبر دو پر ہے Broad band services خصوصاً موبائل ٹاورز کی تنصیب، optical fiber cables کا بچھایا جانا، تحصیل اور ضلع کی سطح پر ٹیلی سینٹروں کا قیام۔ یہ جو چوتھا ہے، یہ بہت ضروری اور لازمی ہے۔ اور پھر پانچویں نمبر پر اگر یہ سہولت ہوگی تو پھر اسکولوں میں، کالجوں میں آپ یہ اُنکو دے سکتے ہیں اور یہاں تک کہ آپ پیدائشی سرٹیفکیٹ، death سرٹیفکیٹ، شادی کا اور شناختی کارڈ کے جو ایک معنی میں وہ ہے اور اُسکے علاوہ آپکی موبائل فون جو ہے ان تمام کی تصدیق آپ اُن سینٹروں سے آسانی سے کر سکتے ہیں اور اُنکے پاس درج ہوگا۔ تو انہوں نے تقریباً 9 سال ہو گئے ہیں۔ ہمارے صوبے کو جو

اس case کا سب سے بڑا حقدار تھا۔ انہوں نے fiber optic کے علاوہ اور کوئی کام نہیں کیا ہے۔ اور جو کام وہ پول کے حوالے سے کر رہے ہیں۔ موبائل پول جو لگا رہے ہیں۔ اُس میں میڈم اسپیکر! یہاں تک کہ یہ جو ایوان ہے یہاں جو منسٹری ہے یہاں جو وزیر اعلیٰ ہے یہاں جو چیف سیکریٹری ہے کسی کو consult کیے بغیر اپنی من مانی سے جاتے ہیں، لوگوں کو کہتے ہیں کہ اتنے پیسے دو ہم آپکو پول لگا کر دیں گے اور اُسکے بعد جہاں پر وہ کرتے ہیں technically پھر کہتے ہیں کہ coordinate یہاں پر آرہے ہیں۔ اُنکی جو coordinate ہے اور پھر اُسکا بہانہ بنا کے کام پہلے سے کر چکے ہوتے ہیں۔ پھر بہانہ بنا کے کہ coordinate یہ ہے۔ اب چونکہ میں، آپ، یہ ایوان کوئی بھی technical اس حوالے سے نہیں ہے۔ یہ صرف اُنکے بہانے ہیں۔ اور ان بہانوں پر وہ ان چیزوں کو اس طریقے سے کر رہے ہیں۔ جو قرارداد ہم یہاں لائے ہیں بنیادی طور پر مقصد یہ ہے کہ IT جو منسٹری ہے، اسلام آباد میں اُنکے جو نمائندے ہیں اُنکی جو منسٹری ہے، ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے اسکے لیے بحث کے لیے منظور کرتے ہیں یا pass کرتے ہیں دوستوں کی مرضی لیکن ایک کمیٹی ہونی چاہیے اور اُنکو یہاں بلانا چاہیے اور اُن سے معلوم کرنا چاہیے جیسے کہ دوست کہہ رہے ہیں۔ اب یہ تمام چیزیں کرپشن کی نظر ہیں۔ fiber optic بچھانے سے اُنکی اور دلچسپی نہیں ہے۔ زمین کی وہاں کھدائی کی اور یہ جو بچھا رہے ہیں اُس میں شاید اُنکو پیسے زیادہ مل رہے ہیں۔ باقی سب کچھ کو نظر انداز کر دیا ہے اور پانچ پانچ سال ہو گئے ہیں fiber optic انہوں نے بچھا دیا ہے۔ لیکن اُس ضلع میں اُس علاقے میں سروس انہوں نے نہیں دی ہیں۔ تو اس قسم کی ایک صورتحال ہے اور میں پھر سے کہوں گا کہ مرکز کی جانب سے، فیڈریشن کی جانب سے ایک نظر اندازی کا ہمیں اس سلسلے میں بھی سامنا ہے۔ اور یہ بہت ہی اہم ہے۔ چونکہ IT ہے۔ اور تمام زندگی IT پر چلی گئی ہے۔ جیسے کہ دوستوں نے آپکے سامنے رکھا۔ تو اتنی اہم اور اتنی بنیادی ضرورت جو آج کل اسکی ہے اور کسی چیز کی نہیں ہے۔ اور اُس میں اُسکو اس طریقے سے لے جانا اور اُسکو کرپشن کی نظر کرنا اور اُس میں نوازنے کی کرنا تو یہ سرے سے غلط ہے اور یہ جو غلطی یہ کر رہے ہیں یا یہ جو سہولیات ہمیں 9 سال میں انہوں نے نہیں پہنچائی ہیں۔ تو اب گزارش یہ ہے کہ یہ سہولیات لینے کے لیے ہم نے اٹھنا ہوگا۔ ہم نے چیخ و پکار کرنی ہوگی۔ ہم نے اُنکو بلانا ہوگا، اُنکو یہاں بٹھانا ہوگا یا کمیٹی بنا کے، اگر IT Ministry سے میٹنگ کرتے ہیں تو کمیٹی بنا کے تمام کاغذات یہاں موجود ہیں۔ کاغذات ساتھ اٹھالیتے ہیں کہ 9 سالوں میں انہوں نے ہمارے صوبے میں کتنے پیسے خرچ کیے ہیں اب تک کہ جو ہماری معلومات ہیں وہ یہ ہے کہ جتنے پیسے آئے ہیں، اُسکی صرف 7% ہمارے صوبے میں ہیں۔ اور یہ جو project ہے تقریباً اس صوبے کے لیے ہے پسماندہ اور

جہاں پر یہ سہولیات نہیں ہے انہوں نے لکھا ہے کہ سولر پر بھی لگاؤ۔ سولر، وہ سہولیات دینے ہیں جس بھی طریقے سے ہوں ان علاقوں Backward areas میں جہاں پر بجلی اور دیگر سہولیات نہیں ہیں، یہ سہولت ہر حالت اور ہر صورت میں آپ نے پہنچانی ہیں۔ اور پھر آپ کے کالج اور اسکول کے بچے ہیں۔ ہر ضلع میں دس، دس، بارہ، بارہ کمپیوٹر سینٹرز بنیں گے۔ اور اسمیں بچے سیکھنے کے لیے آئیں گے۔ اور اسمیں تمام ریکارڈ ہوگا۔ تو بنیادی طور پر میری گزارش یہ ہے پورے ایوان سے کہ وہ اس قرارداد کو منظور کرے اور ساتھ ہی ساتھ آپ سے asa custodian of the house میڈم اسپیکر آپ رولنگ دیں گے اور ایک کمیٹی تشکیل کریں گے۔ اور وہ کمیٹی خصوصاً آپ کی سربراہی میں ہو اور یہاں سے باقاعدہ اٹکوہ letter جائیں اور اٹکو کہا جائے کہ آئیں اور ہمیں اس پر explain کر دیں۔ بصورت دیگر پھر ہم جائیں گے اور وہاں ان سے مل لیں گے جو explanation یہ دیں گے اس explanation کے بعد اگر ہم نے ضروری سمجھا اطمینان نہیں ہوا۔ پھر ہم جائیں گے ان کے پاس کہ اس طریقے سے نظر اندازی مسلسل 9 سال کیوں ہوئی ہے؟۔

میڈم اسپیکر۔ کیا ذیل رولنگ کے ساتھ اس قرارداد کو منظور کیا جائے؟۔ میں رولنگ پڑھ لیتی ہوں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اسمیں کوئی چیز ڈالنی ہو۔ چونکہ اٹھارویں ترمیم کے بعد وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی صوبائی محکمہ میں مکمل طور پر devolve ہونا چاہیے تھا تاہم اب تک وزارت ٹیلی کمیونیکیشن کا قلمدان کئی طور پر وفاق کے پاس ہے۔ لہذا میں رولنگ دیتی ہوں کہ اسمبلی سیکرٹری میں، G.M. ٹیلی کام۔ I.T. جو ہماری صوبائی وزارت ہے اُسے سیکرٹری اور تمام کمپنیز جو اس process میں شامل ہیں، کو میرے چیئرمین میں بروز سوموار مورخہ 18 جنوری 2016ء بوقت 11:00 بجے صبح کو بلایا جائے تاکہ ٹاورز سے متعلق اور N.O.C سے متعلق، Board of Governors سے متعلق اور جتنی بھی suggestions یہاں پر آئی ہیں، ان سے متعلق معاملہ کو نمٹایا جاسکے۔

میر سرفراز احمد گیلٹی۔ محترمہ اسپیکر صاحبہ! اسکی dates کو اگر بڑھایا جائے۔ It is very near. تو وہ آ نہیں پائیں گے۔

میڈم اسپیکر۔ نہیں اب وہ آ جائیں گے، وہ یہیں پر ہیں۔ وہ آ جائیں گے تاکہ یہاں کے جو نمائندے ہیں وہ یہاں پر آ جائیں۔ کیونکہ آپ سارے لوگ یہاں پر ہیں، تاکہ اس معاملہ کو جلد از جلد نمٹایا جائے۔ اور اسی میں ہم کمیٹی بھی بنائیں گے تاکہ معاملات کو آگے چلایا جاسکے۔ آپ لوگ agree ہیں اس پر۔ جی جعفر مندوخیل صاحب۔

شیخ جعفر خان مندوخیل۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں کے جو نمائندے ہوتے ہیں وہ بڑے محدود اختیارات

والے ہوتے ہیں بالکل کچھ بھی اُنکے پاس powers نہیں ہونی ہیں۔ ایک network ہے جیسے کہ ہمارا فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا پکے اپنے ٹھیکیدار ہیں، پکے اپنے آفیسرز ہیں۔ یہ ساری ترتیب وہاں اسلام آباد میں ہوتی ہے۔ ادھر صرف منشی ٹائپ کے لوگ ہوتے ہیں۔ میڈم! بہتر یہ ہوگا کہ اُن سے date لے لیں، اُسکے ساتھ اسلام آباد والوں کو بلوائیں۔ کوئی مختار آدمی ہو۔

میڈم اسپیکر۔ ہم اسکو پہلے صوبائی سطح پر آپس میں جتنی بھی کمپینز کام کر رہی ہیں، اُنکے یہاں پر نمائندے ہیں، ٹیلی کمیونیکیشن کے بھی نمائندے ہیں صوبائی سطح پر ہم پہلا step اٹھائیں گے۔ جب وہ یہاں آجائیں گے تو اُسکے بعد وہ ہمیں ساری تفصیلات بتائیں گے اور پھر ہم step-by-step آگے جائیں گے۔

سوال یہ ہے کہ کیا اس رولنگ کے ساتھ مشترکہ قرارداد نمبر 61 منظور کی جائے؟۔ مشترکہ قرارداد نمبر 61 منظور ہوئی۔۔۔ (ڈبیک بجائے گئے)۔ مجلس قائمہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا۔ چیئر پرسن، مجلس قائمہ برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں، زکوٰۃ، عشر، حج، اقلیتی امور اور امور نوجوان رپورٹ برخواستین کو اُنکے کام کے مقام پر ہراساں کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2015ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ۔ شکریہ محترمہ اسپیکر صاحبہ۔ میں چیئر پرسن، مجلس قائمہ برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں، زکوٰۃ، عشر، حج، اقلیتی امور اور امور نوجوانان تحریک پیش کرتی ہوں کہ قائمہ کمیٹی کی رپورٹ برخواستین کو اُنکے کام کے مقام پر ہراساں کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2015ء) کی مدت میں آج مورخہ 16 جنوری 2016ء تک توسیع کی منظوری دی جائے۔

میڈم اسپیکر۔ تحریک پیش ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ آیا خواتین کو اُنکے کام کے مقام پر ہراساں کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2015ء) کی بابت رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 16 جنوری 2016ء تک توسیع کی منظوری دی جائے؟۔ جواب دیں آپ؟۔ تحریک منظور ہوئی۔ خواتین کو اُنکے کام کے مقام پر ہراساں کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2015ء) کی بابت رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 16 جنوری 2016ء تک توسیع کی منظوری دی جاتی ہے۔ چیئر پرسن مجلس قائمہ برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں، زکوٰۃ، عشر، حج، اقلیتی امور اور امور نوجوانان قائمہ کمیٹی کی رپورٹ برخواستین کو اُنکے کام کے مقام پر ہراساں کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2015ء) کی بابت رپورٹ پیش کریں۔

ڈاکٹر شیخ اسحاق بلوچ۔ شکر یہ محترمہ اسپیکر صاحبہ۔ میں چیئر پرسن، مجلس قائمہ برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں زکوٰۃ، عشر، حج، اقلیتی امور اور امور نوجوانان، بلوچستان، خواتین کو انکے کام کے مقام پر ہر اسماں کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2015ء) کی بابت کمیٹی کی رپورٹ پیش کرتی ہوں۔

میڈم اسپیکر۔ رپورٹ پیش ہوئی۔ وزیر، خواتین کو انکے کام کے مقام پر ہر اسماں کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2015ء) کے متعلق تحریک پیش کریں۔ چونکہ ہمارے پاس ابھی تک وزیر نہیں ہے تو زیارتوال صاحب آپ اگر kindly اسکو پیش کر دیں۔

عبدالرحیم زیارتوال (صوبائی وزیر)۔ میں صوبائی وزیر، وزیر اعلیٰ کی جانب سے ترقی نسواں، زکوٰۃ، عشر، حج، اقلیتی امور اور امور نوجوانان، تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان خواتین کو انکے کام کے مقام پر ہر اسماں کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2015ء) کو کمیٹی سفارشات کی بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

میڈم اسپیکر۔ تحریک پیش ہوئی، سوال یہ ہے کہ آیا خواتین کو انکے کام کے مقام پر ہر اسماں کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2015ء) کو کمیٹی سفارشات کی بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مرد حضرات کی ڈیسک تھوڑی کم ہیں۔

خواتین کو انکے کام کے مقام پر ہر اسماں کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2015ء) کو کمیٹی سفارشات کی بموجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ وزیر ترقی نسواں! خواتین کو انکے کام کے مقام پر ہر اسماں کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2015ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

عبدالرحیم زیارتوال (صوبائی وزیر)۔ میں صوبائی وزیر، صوبائی وزیر یک حیثیت سے وزیر اعلیٰ کی جانب سے ترقی نسواں کی تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان خواتین کو انکے کام کے مقام پر ہر اسماں کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2015ء) کو کمیٹی سفارشات کی بموجب منظور کیا جائے۔

میڈم اسپیکر۔ تحریک پیش ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ خواتین کو انکے کام کے مقام پر ہر اسماں کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2015ء) کو کمیٹی سفارشات کی بموجب منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔۔۔ (ڈیسک بجائے گئے)۔ خواتین کو انکے کام کے مقام پر ہر اسماں کرنے کا مسودہ قانون

مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2015) کو کمیٹی سفارشات کی بموجب منظور کیا جاتا ہے۔ جی۔ نصر اللہ زیرے صاحب۔

نصر اللہ خان زیرے۔ یقیناً آج خوشی کا مقام ہے میڈم اسپیکر کہ آج ہماری اسمبلی نے جو اہم کام کیا ہے جو ابھی قانون pass ہوا۔ وہ یقیناً ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے میں تمام ممبران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں خواتین کو انکے کام کے مقام پر ہر اسان کرنے کے حوالے سے جو بل پاس ہوا ہے۔ جو قانون بنا ہے یقیناً یہ خوش آمد ہے اور اب یقیناً ہم نے پہل کی ہے ہماری صوبائی حکومت نے پہل کی ہے ہماری اسمبلی نے پہل کی ہے ہمارے عوام نے پہل کی ہے اور یقیناً اب ہماری خواتین زیادہ طور پر اپنے سرکاری اور نجی کام کے سلسلے میں وہ آئیگی وہ offices بھی آئیں گی اور اسکو قانون کے مطابق انہیں تحفظ حاصل ہوگا۔ اور اب انشاء اللہ اس قانون پر عملدرآمد ہوگا۔ تو میں تمام جوڈا کٹر شیخ اسحاق صاحبہ کی سربراہی جو کمیٹی بنائی گئی تھی جنہوں نے اس قانون کا دوبارہ جائزہ لیا اور آج اس اسمبلی نے منظوری دی۔ میں تمام ممبران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

میڈم اسپیکر۔ thank you۔ جی عارفہ صدیق صاحبہ۔

عارفہ صدیق۔ شکریہ میڈم اسپیکر صاحبہ۔ میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کی دہیان ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا جاتی ہوں۔ میڈم اسپیکر صاحبہ میرے علاقہ سے ایک نوجوان سبزی فروش ایک ہفتہ سے لاپتہ ہے اور اطلاعی رپورٹ پولیس تھانے میں دیدی گئی ہے۔ لیکن اسکے باجوہ پولیس کوئی تعاون نہیں کر رہی ہے۔ اور نہ ہی FIR درج کر رہی ہے۔ CM صاحب تو یہاں پر نہیں ہیں۔ کابینہ کے ممبرز یہاں بیٹھے ہوئے ہیں تو میں چاہتی ہوں کہ اسکا نوٹس لیا جائے

میڈم اسپیکر۔ آپ minister نہیں ہیں لیکن میں نے کہا کہ آپ تھوڑا اس پر how, know رکھتی ہیں کیونکہ آپ وزیر داخلہ رہیں ہیں۔۔

میر سرفراز احمد گنڈی (صوبائی وزیر)۔ جی سیکرٹری داخلہ صاحب تشریف رکھے ہوئے ہیں۔ ہال میں بیٹھے

ہوئے ہیں۔ You are right. وہ یقیناً اسکا نوٹس لیں گے ہم بھی اُن سے گزارش کریں گے Because I don't have the potfolio right at the moment. تو میں ورنہ ضرور اسکا نوٹس لیتا۔ وہ یقیناً اسکا نوٹس لیں گے۔

میڈم اسپیکر۔ درانی صاحب! آپ kindly اسکو دیکھ لیجئے گا کیونکہ ہماری معزز رکن نے اس طرف توجہ دلائی ہے۔

میرسرفراز احمد بگٹی (صوبائی وزیر)۔ محترمہ اسپیکر اگر آپ مجھے اجازت دے دیں۔

میڈم اسپیکر۔ جی۔

Thank you Madam Speaker. I

میرسرفراز احمد بگٹی (صوبائی وزیر)۔

would like to congratulate all the Members and the especially

legislatives of this august House. positive چیز ادھر

سے منظور کرائی ہے اور ہم بڑے انکے شکر گزار ہیں اور یقیناً بلوچستان کے لوگوں اور یہ اسمبلی مبارکباد کی مستحق ہے

کہ انہوں نے، یہ بڑا ایک important Bill تھا۔ اور خواتین کو جس طرح ہر اسماں کیا جاتا تھا اور اُسکی وجہ

سے ہم ایک انٹرنیشنل کمیٹی میں جس طرح بدنام ہو رہا تھا یہ ملک، آج ہمارے صوبے نے یہ بڑا positive

initiative لیا ہے، میں انکو مبارکباد دیتا ہوں۔ چیئر پرسن کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے بڑی اس پر

efforts کی ہیں اور جو ہمارے اس سے پہلے minister تھے میں انکو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں بھی اس

پر efforts کی ہے اور تمام ممبرز کو اور تمام hall کو مبارکباد دیتا ہوں۔ thank you so much.

میڈم اسپیکر۔ جی ڈاکٹر رقیہ ہاشمی صاحبہ۔

ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی۔ شکر یہ میڈم اسپیکر۔ یہ جو خواتین کا Bill آج اس معزز ایوان نے pass کیا ہے تو چیئر

پرسن کمیٹی صاحبہ نے پچھلے کئی دنوں سے، کئی ہفتوں سے اپنی ٹیم کے ساتھ، government

deparments کے ساتھ اور specially عورت فاؤنڈیشن کی، جو کہ یہاں تشریف رکھتی ہیں۔ میں انکا

بھی شکر یہ ادا کرتی ہوں کہ انکی input سے جتنی کچھ اسمیں ترامیم کی گئی ہیں، مختلف time پر

consultations کی گئی ہیں۔ جو آج بڑی خوش اسلوبی سے یہ Bill آپکی سربراہی میں، محترمہ اسپیکر صاحبہ

نے pass کیا ہے۔ میں ڈاکٹر شمع اسحاق کو مبارکباد دیتی ہوں کہ اُس نے بہت زیادہ محنت کی اور آج ہم اس

مقام پر پہنچے ہیں۔

میڈم اسپیکر۔ جو ہماری gallery میں تشریف رکھتی ہیں عورت فاؤنڈیشن انکا بھی بڑا role رہا ہے

اسمیں، میں انہیں اسمبلی میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ ہمارے سابق ایم پی اے جناب امرو زجان صاحب وہ بھی

تشریف رکھتے ہیں، انکو بھی میں اسمبلی میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ اور اس Bill پر یقیناً بہت محنت ہوئی ہے۔

ہماری چیئر پرسن نے بھی اور میں خود بھی اس کمیٹی کا حصہ رہی ہوں۔ اور ہم نے، یعنی کمیٹی نے اس پر full

pledge کام کیا۔ اسمبلی سے واپسی گیا۔ اور جو ہماری سول سوسائٹی ہے وہ سمجھتی ہیں کہ ہم pass نہیں کرنا

چاہتے یا کچھ ایسا نہیں ہیں۔ لیکن ایسا Bill pass کرنا چاہتے ہیں، Legislation Balochistan Assembly میں انشاء اللہ ایسی ہوگی کہ بار بار اس میں amendment کی ضرورت نہیں ہو اور embarrassment نہ ہو۔ یقیناً یہ آج ہمارے اسمبلی کے لیے بہت ہی اچھا دن ہے۔ میں اپنے تمام male members ہیں، اُنکا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے اس پر باقاعدہ اپنے comments دیئے۔ اور اسکو اسمبلی سے pass کروایا۔ ڈاکٹر حامد اچکزئی صاحب۔ ڈاکٹر صاحب تھورا سا mic ذرا کریں، آواز نہیں آرہی۔ جی اب صحیح ہے۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (صوبائی وزیر)۔ شکر یہ اسپیکر صاحبہ۔ اس اہم موضوع پر، جس پر ہماری کمیٹی نے اس پر کام کر کے۔ اس سے پہلے ہماری گورنمنٹ مبارکباد کی مستحق ہے۔ گورنمنٹ نے جب کمیٹیاں بنائیں۔ یہ جو کمیٹیوں کو ہم اسمبلی والے جانتے ہی نہیں تھے۔ جو کمیٹیاں بنائی تو اسکے نتیجے میں ہماری اس اہم کمیٹی نے حقوق نسواں کے نام سے خواتین کو ہراساں نہ کیا جائے۔ اُنکے respectability کو برقرار رکھا جائے۔ ہمیں جس طریقے سے پیش کیا جا رہا تھا، اس صوبے کے پشتون، بلوچ کہ دہشتگرد ہیں، عورتوں کے حقوق نہیں دیتے ہیں۔ تو ہم کوشش یہ کریں گے کہ اُن دہشتگردوں کا قلع قمع کریں گے۔ اس ملک میں جمہوریت اور آئینی حکومت، پاکستان کی آئین کی بالادستی، کرپشن دہشتگردی، اُنکے خلاف، جب ادھر جمہوریت ہوگی تو ہماری خواتین کو سیکورٹی ہوگی۔ جب سیکورٹی ہوگی پھر ہم انکو اپنے کام کی جگہ پر، کالج پر، یونیورسٹی تعلیم کیلئے۔ ابھی جب ہم گورنمنٹ میں ہوتے ہوئے ایک دو تین پارٹیاں اسکو غیر اسلامی کہہ کے ڈھنڈورا پیٹ رہی ہیں اور ہم بیچارے اسکے خلاف ہوں، اسکے حق میں ہوں تو یہ جمہوریت اور جمہوریت پر یقین دی۔ ہمیں ان تمام مشکلات ہمارے لیے آسان کر سکتی ہیں۔ ایک دفعہ پھر عورت فاؤنڈیشن والے آئے ہیں اور سابقہ ایم پی اے آئے ہیں، ہم انکو خوش آمدید کہتے ہیں۔ بڑی مہربانی۔

میڈم اسپیکر۔ ڈاکٹر صاحب! ویسے اپوزیشن نے بھی ہمارا full-fledge اس پر ساتھ دیا ہے۔ میں اپوزیشن کا بھی شکر گزار ہوں۔ اگر سردار عبدالرحمن کھیتراں صاحب اس پر کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ سردار عبدالرحمن کھیتراں۔ خواتین کو ہراساں کا Bill تو ہو گیا ہے۔ مردوں کو اگر کوئی ہراساں کریں پھر اُسکا کیا ہوگا؟۔

میڈم اسپیکر۔ اس میں دونوں address ہیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتراں۔ میں ایک چھوٹا سا واقعہ سنا ہوتا۔

میڈم اسپیکر۔ آپ واقعہ چھوڑ دیں آپ اس Bill پر comment کریں۔  
 سردار عبدالرحمن کھیران۔ مجھے پی ٹی سی ایل میں ایک فون آتا تھا۔ With due apologies خواتین سے۔ وہ مجھے تنگ کر رہی تھی۔ میں بار بار فون کی receiver اپنی بیگم کو پکڑا دیتا تھا۔ تو ایک دن میں تنگ آ کے میں نے کہا۔ کہتی ہے میرے ساتھ friendship کرو۔ تو میں نے جواب میں کہا کہ آج میں اور آپ ایک رشتہ قائم کرتے ہیں تم کو قبول ہے یہ fact ہے میں با وضو کہتا ہوں میں نے کہا مانو گی کہتی ہے ہاں مانوں گی۔ میں نے کہا کہ آج سے میں اور آپ بہن بھائی ہیں۔ تو مجھے آگے سے کیا کہتی ہے کہ میں XXXXXXXXXXXXXXXXXXXX۔

میڈم اسپیکر۔ غیر پارلیمانی الفاظ یہ حذف کر دیئے جائیں۔

☆ بجگم میڈم اسپیکر XXXXXXXXXXXXXXXXXXXX یہ الفاظ اسمبلی کارروائی سے حذف کر دیئے گئے۔

سردار عبدالرحمن کھیران۔ بہر حال میڈم اسپیکر میں ایک ایم پوائنٹ کی طرف آپ کی توجہ دلاؤں گا۔  
 میڈم اسپیکر۔ کیا آپ اس پر ہراساں ہوئے ہیں؟ آپ اس Bill پر کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ کچھ ممبر اس Bill پر مبارکباد دے رہے ہیں۔

سردار عبدالرحمن کھیران۔ تو لامحالہ میں ہراساں ہوا ہوں۔

میڈم اسپیکر۔ چلیں۔ Thank you very much۔

سردار عبدالرحمن کھیران۔ مجیب صاحب بیٹھے ہیں۔

میڈم اسپیکر۔ چلیں ماشاء اللہ ہمارے سارے male members کافی شریف ہیں۔

سردار عبدالرحمن کھیران۔ اتنے بھی نہیں ہیں جتنے نظر آتے ہیں۔

میڈم اسپیکر۔ مثال تو آپ نے دے دی ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیران۔ میڈم اسپیکر میں ایک اہم مبارکباد تو میں نے دے دی۔ اب میں نماز کیلئے جاؤنگا

پھر میرا یہ پوائنٹ رہ جائیگا۔ مجیب صاحب بیٹھے ہوئے ہیں پہلے تو وہ portfolio اُنکے پاس تھی۔ مجیب

صاحب! آپ کو پاپولیشن مل گئی ہے۔ پاپولیشن اُنکے پاس ہے۔ میرے بہت عزیز، بھائیوں سے زیادہ عزیز دوست

ہے، سیکرٹری پاپولیشن، اشرف کاکڑ۔ مطلب اُس زمانے سے جب ہم یونیورسٹی میں پڑھتے تھے اُس زمانے میں

ہم BSO میں تھے وہ PSF میں تھا۔ وال چانگ حمید شہید اور فلاناں یہ اور وہ۔ اُس زمانے کے ہم چالیس

پینتالیس سال پہلے، آج پوزیشن یہ ہے کہ میں نے مجیب صاحب کو بھی گزارش کی ہے۔ اس حکومت کا کام ہے

لوگوں کو روزگار دینا نہ کہ بیروزگار کرنا۔ اب پتہ نہیں کہ آج کل وہ کس موڈ میں ہے۔ ہم اُسکو کہتے ہیں بڈ ہاشیر۔ آپ، یہ پچھلے ایک ہفتے، پندرہ دن کے اخبارات اٹھائیں روزانہ پالیٹیشن کا ایک پریس ریلیز آیا ہوتا ہے۔ کہ جی اسکو غیر حاضری کی بنا پر قلعہ عبداللہ، پشین، بارکھان کے نکال دیئے گئے ہیں۔ مسلم باغ کے نکال دیئے ہیں۔ وہ دھڑا دھڑپتہ نہیں کہ اُسکی سوئی کہاں پھنسی ہوئی ہے۔ نہ کسی آیا کو چھوڑ رہا ہے۔ نہ کسی کلرک کو۔ Will full absence۔ اب میرے حلقے کی ایک بیوہ ہے۔ اُسکا شوہر حال ہی میں تقریباً تین ماہ پہلے انتقال کر گیا ہے۔ وہ سید ہیں۔ اب ہماری بلوچ، پشتون روایات میں ہے وہ کہاں گھر سے نکلے گی۔ اُسکے بعد جب اُسکا عدت کا ٹائم پورا ہوا۔ وہ آفس آئی اور اُنکو بتا دیا کہ میرا شوہر فوت ہو گیا ہے۔ میں بیوہ ہوں، میرا ایک بیٹا ہے پتہ نہیں وہ کدھر ہے۔ اُس نے اُسکو سنا مزے کی بات یہ ہے کہ اُسکو لیٹر پکڑا دیا گیا کہ تمہاری Services terminate کر دی گئی۔ تو kindly میڈم اسپیکر! اب میں تو اُسکے پاس جا نہیں سکتا۔ اگر جاسکتا تو اُسکو جس طریقے سے بات کر سکتا ہوں میرے اور اُسکے frankness ہے۔ فون پر شاید وہ میری بات چیت سُنے گی ہی نہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے، مجیب صاحب بیٹھے ہیں۔ اب اُس نے جو کمال کرنا تھا کر دیا میرے خیال ہے کہ درجنوں کے حساب سے خواتین اور مرد اُس نے نکال دیئے ہیں۔ اور اُسکی appellant authority چیف سیکرٹری ہے۔ within one month Chief Secretary کو اپیل کرنی ہوتی ہے اُنہوں نے۔ قانون یہ کہتا ہے۔ آپکے توسط سے ایوان کے توسط سے ایک میرا حلقہ نہیں شاید بیٹھے قلعہ عبداللہ کے بھی آئے ہوئے تھے، لورالائی کے بھی، مختلف جگہوں کے اُس نے نکالے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس ایوان کی طرف سے چیف سیکرٹری کو ایک request چلی جائے۔ چیف سیکرٹری سے ہماری request ہے کہ جن کو بیروزگار کیا گیا ہے، کسی کی دس سال کی سروس ہے، کسی کی پندرہ سال، کسی کی اٹھارہ سال سروس ہے۔ چیف سیکرٹری صاحب مہربانی فرما کر اُنکو واپس بحال کر دیں۔ خاص کر میں اُس سید عورت کی، وہ بزرگ عورت ہے، تین ماہ پہلے وہ بیوہ ہو گئی ہے۔ اُسکا کمانے والا کوئی ہے نہیں۔

میڈم اسپیکر۔ کھیران صاحب! ایسا ہے کہ اس طرح کے جتنے بھی کیسز ہے۔ آپ اکٹھے کر لیں ہم سیکرٹریٹ کی طرف سے چیف سیکرٹری صاحب کو request کر دیں گے کہ وہ اس پر غور کریں۔

سردار عبدالرحمن کھیران۔ اب میری دوستوں سے گزارش ہے۔ انکے حلقوں سے جن لوگوں کو نکالا گیا ہے ڈاکٹر صاحب بھی میرے خیال میں کچھ فرما نا چاہ رہے ہیں۔ تو یہ آپکو ہم بھی جوادیتے ہیں۔

میڈم اسپیکر۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (صوبائی وزیر)۔ جب ہماری گورنمنٹ بنی، ہم سب اس consenses پر تھے کہ اس سسٹم کو ٹھیک کرنا ہے۔ ایجوکیشن کو ٹھیک کرنا ہے، گھوسٹ سکولز، گھوسٹ ٹیچرز کو معلومات کرنی ہے، جو ڈاکٹرز Hospital میں attendance نہیں دیتے ہیں۔ اسی طرح سوشل ویلفیئر اور فلاں سارے ڈیپارٹمنٹس۔ تو پہلی دفعہ جو قلعہ عبداللہ چمن کی ہسپتال چھاپہ پڑا کوئی آٹھ تھے یا نو ڈاکٹرز کو معطل کیا۔ ہم نے اُس میں سے نہ کسی کی سفارش کیا نہ کسی کی مدد کی۔ بلکہ وہ اپنے آپکو خوداگر defend کر سکیں گے تو بیشک کریں۔ جس طرح سردار صاحب کہتے ہیں۔ ٹھیک ہے ہم چیف سیکرٹری کو شاید ہر ایک بتا دیگا۔ وہ اُسکو پرکھ لے اگر ناجائز طریقے سے انکو نکالا گیا ہے۔ سزا دی گئی ہے یا suspend ہوئے ہیں یا وارننگ ملے ہیں یا نکالے گئے ہیں۔ ناجائز طریقے سے۔ تو They will be able to defend themselves اور ایسا نہ ہو کہ چیف سیکرٹری یا گورنمنٹ کے دوسرے کھرتے دھرتے یہ تاثر لیں کہ پارلیمنٹ ہمارے پیچھے ہے۔ ہم بیشک دفتر جائیں نہ جائیں، حاضر دیں نہ دیں، ایمانداری کریں یا نہ کریں۔ اسمبلی ہمارے ساتھ ہے۔ اس طرح اسمبلی کا بڑا غلط تاثر جائیگا۔

میڈم اسپیکر۔ جو ناجائز شکایات ہیں، جو بھی خواتین، جس کے حوالے سے بھی ہیں یقیناً ایک جو applicant ہوتی ہے اُسکو پورا حق ہوتا ہے کہ وہ اپنی جو بھی reasons ہیں۔ personal کوئی نہ ہو۔ اُس میں جو بھی reasons ہیں وہ اُسکو لکھے اور چیف سیکرٹری صاحب کی خدمت پیش کیا جائے۔ اور وہ جیسے بہتر سمجھتے ہیں rule کے تحت، جیسے آپ نے کہا کہ اگر کوئی ناجائز بات ہے تو ظاہری بات ہے وہ بھی ایک چیز دیکھ کر فیصلہ کریں گے۔ میرے خیال میں عبدالرحمن کھیتراں صاحب نے جو خاص point پیش کیا ہے۔ تو اس حوالے سے چیف سیکرٹری صاحب کو پیش کیا جائیگا through اسمبلی تاکہ وہ اُس پر پوری کارروائی کریں اور لوگوں کے ساتھ انصاف کریں۔

سردار عبدالرحمن کھیتراں۔ اس میں جو ڈاکٹر ہے، ٹیچرز ہے، ہم کہتے ہیں کہ بالکل بسم اللہ ان پر سختی ہونی چاہیے۔ اب ایک بیوہ ہے۔ اُسکی روزگار ہے یا ایک چڑا سی ہے۔ اب وہ محتاج ہے، حاضری لگانے کا وہ جو انچارج ہوتا ہے سنٹر کا، اُسکی مرضی ہے کہ اُسکی حاضری لگائے نہیں لگائے۔ پہلے کٹوتیاں ہو رہی ہیں۔ اور کتنے لوگ absent ہیں۔ یہ تو، آپ بھی جانتی ہیں، ہم بھی جانتے ہیں۔ ہم کیوں اس پر بحث میں جائیں۔

میڈم اسپیکر۔ جی کشور جنگ صاحبہ۔

کشور احمد جنگ۔ شکریہ میڈم اسپیکر صاحبہ آپکا۔ میں بھی اس بل کے حوالے سے ڈاکٹر شمع اسحاق صاحبہ کو

مبارکباد دیتی ہوں، واقعی وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ مطلب دو ہفتے تو میں بذاتِ خود بطور مہمان اس کمیٹی میں شامل رہی اور میں نے دیکھا کہ بہت جانفشانی سے انہوں نے ہر کام کو handle کیا، تمام سیکرٹریز کو بلا کر تمام معلومات لیں اور اس بل کو ایک مکمل شکل دی۔ اور آج وہ اس بل کی کامیابی پر سب انکو مبارکباد دے رہے ہیں ڈاکٹر شمع کو اور وہ مبارکبادی کے مستحق ہیں۔ اور اسکے ساتھ ساتھ عورت فاؤنڈیشن والوں کو بھی میں مبارکباد دیتی ہوں وہ بھی ہمارے ساتھ اس کوشش میں برابر کے شریک تھے۔ میری طرف سے انکو بہت بہت مبارک ہو شکر یہ۔

میڈم اسپیکر۔ جی آغا لیاقت صاحب۔

آغا سید لیاقت علی۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک اہم مسئلے کے طرف آپکا اور اس ایوان کی توجہ چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ بلوچستان پولیس پر گزشتہ دنوں جب یہ حملہ ہوا تھا۔ تو میں، ہوم سیکرٹری صاحب، ہمارے ہوم منسٹر صاحب اور کافی لوگ ہم وہاں گئے۔ وہاں پر آپ یقین کریں کہ ایسے ایسے معصوم چہرے ہمارے سامنے تھے، جو تابوت میں لیٹے ہوئے تھے۔ اور خدا انکو جنت نصیب کرے کسی کی دودن کے بعد شادی تھی اور کوئی چھٹی پر جا رہا تھا۔ لیکن اپنے فرض کی ادائیگی کیلئے انہوں نے اپنی جانوں کی قربانی دی۔ محترمہ اسپیکر صاحبہ! پھر میں نے کوشش کی۔

میڈم اسپیکر۔ جی کھیران صاحب اور بلیدی صاحب پلیز آپ لوگ اگر کوئی بات کرنی ہے تو آہستہ۔ بہت اہم point ہے۔

آغا سید لیاقت علی۔ پرواہ نہیں جی انکو اگر اس سلسلے میں کوئی خاص دلچسپی نہیں یہ تو لہذا انکو معاف کریں۔ بات یہ ہے کہ دیکھیں ناں جی یہ اتنا important issue ہے جس پر بات کرنی ضروری ہے۔

میڈم اسپیکر۔ سردار صاحب یہ بہت important point لا رہے ہیں۔

آغا سید لیاقت علی۔ جی ہاں۔ بات یہ ہے کہ اس پوائنٹ کو دیکھتے ہوئے، مد نظر رکھتے ہوئے میں بلوچستان پولیس میں جو آفیسرز، سپاہی یا SP، یا DSP سے ترقی کر کے جاتے ہیں اور جو انکا کیڈر ہے جس کیڈر پر انکا حق بنتا ہے اور جو بلوچستان کے ان areas میں ہمارے DSP's, SP's اور پولیس کام کر رہے ہیں جو اس وقت برسرِ پیکار ہیں۔ وزیر داخلہ صاحب بیٹھے ہیں، سیکرٹری داخلہ بیٹھے ہیں، تشریف رکھتے ہیں۔ انکو پتہ ہے۔ یہ جب خود وہاں پر جاتے ہیں، ہم تو نہیں گئے ہیں۔ لیکن یہ گئے ہیں انہوں نے دورہ کیا ہے۔ تو انکو ان آفیسران کی کارکردگی کا اندازہ ہے۔ اور میں بڑے فخر سے کہتا ہوں کہ ہمارے نوجوان وزیر داخلہ آسمیں بڑے پیش پیش

ہیں۔ انکو یہ سب پتہ ہے۔ لیکن بد قسمتی کیا ہے کہ بلوچستان پولیس میں 144 ایسی اسامیاں ہیں جو گریڈ-18 سے لیکر گریڈ-22 تک ہیں۔ اسمیں گریڈ-22 کا ایک، گریڈ-21 کا چار، گریڈ-20 کے پندرہ، گریڈ-19 کے تیس اور گریڈ-18 کے 64 اسامیاں ہیں۔ ٹوٹل یہ 114 بنتی ہیں۔ اور یہ ویسٹ یہ جو پاکستان سروسز اور پولیس سروسز آف پاکستان کے رولز 185 پیرا نمبر 7 کے مطابق اس صوبے کا جو share بنتا ہے۔ وہ 40% ہے۔ تو وہ 40% کے حساب سے اگر یہ نکال جائے تو یہ 46 بنتے ہیں۔ ہمارے یہ جوان یہ آفیسرز۔ لیکن آج ہمارے یہ جوانوں میں سے ایک بھی ان پوسٹوں پر نہیں پہنچ سکا۔ ایک بھی بندہ۔

میڈم اسپیکر۔ آغا صاحب یہ تو آپکی پوری کی پوری ایک قرارداد بنتی ہے۔ میری آپکو یہ تجویز ہے کہ آپ اس پر قرارداد لے آئیں۔

آغا سید لیاقت علی۔ میں محترمہ صاحبہ end کر رہا ہوں جی۔

میڈم اسپیکر۔ جی آغا لیاقت صاحب آپ اس پر قرارداد لے آئیں۔

آغا سید لیاقت علی۔ نہیں، میں قرارداد لاؤں گا جی۔ اسمیں میں صرف میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

میڈم اسپیکر۔ آغا صاحب! آپکا پوائنٹ آف آرڈر اتنا بڑا بنتا نہیں ہے۔ آپ پوری details نہیں بتا سکتے ہیں آغا صاحب۔ آپکا پوائنٹ آگیا ہے۔

آغا سید لیاقت علی۔ محترمہ! XXXXXXXXXXXXXXXXXXXX -XXXXXXXXXXXXXXXXXXXX -XXXXX  
XXXXXXXXXXXX

میڈم اسپیکر۔ آغا صاحب! آپ اپنا بلڈ پریشر، آرام سے۔۔۔ (مداخلت)۔

آغا سید لیاقت علی۔ نہیں، نہیں، یہ پھر آپکا XXXXXXXXXXXXXXXXXXXX -XXXXXXXXXXXXXXXXXXXX

according to XXXXXXXXXXXXXXXXXXXX -XXXXXXXXXXXXXXXXXXXX -XXXXXXXXXXXX

rules میں یہ پیش کر سکتا ہوں۔ یہ لوگوں rights ہیں۔

میڈم اسپیکر۔ نہیں rules ہیں۔ لیکن آغا صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر نہیں کر سکتے۔ آپ اس پر قرارداد لے آئیں۔

آغا سید لیاقت علی۔ تقریر نہیں، میں آپکو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ زیادتی ہو رہی ہے۔ آپ نے ابھی تک سردار صاحب کو اور دوسرے لوگوں کو تو اجازت دے دی۔



ہے۔ اور Custodian of the House کی حیثیت سے کسی بھی بات پر آپ اُنکو بتا بھی سکتے ہیں اور اپنی ٹھیک طریقے سے اُنکی وہ کی guidance کی۔ لیکن اُس guidance کو جس طریقے سے اُس نے لیا۔ پوائنٹ آف آرڈر پر آپ مختصراً اپنی واضحات کریں گے اور اگر اسکے علاوہ کوئی ایسی چیز ہو جس کیلئے تحریک التواء، قرارداد، استحقاق کی ضرورت ہو تو وہ پھر لائی جاسکتی ہے۔ تو بنیادی طور پر لیاقت آغانے جو کچھ کیا میں معذرت چاہتا ہوں۔ ہمارے پارٹی کا دوست ہے۔ اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ آپ اسکو درگزر کریں گے اور آئندہ کیلئے ہم اس پر بیٹھ کر بات کریں گے کہ اسمبلی میں بات کرنے کا اپنا ایک طریقہ کار ہوا کرتا ہے۔ اور جہاں بھی ہم جاتے ہیں کبھی کبھی جب گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ تو ہم اُنکو کہتے ہیں کہ زبان پارلیمانی ہو۔ زبان پارلیمانی ہو۔ تو زبان پارلیمانی کی معنی یہ ہیں کہ احترام کی حدود میں رہ کے بات کی جائے۔ احترام کے حدود سے جو بھی ہٹ جاتا ہے۔ وہ زبان پھر پارلیمنٹ کی یا انسانی تہذیب کی یا اخلاقیات کے دائرے سے باہر ہو جاتا ہے۔ تو پھر وہ ٹھیک نہیں رہتا ہے۔ مہربانی۔

میڈم اسپیکر۔ Thank you۔ جی ڈاکٹر حامد اچکزئی صاحب۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (صوبائی وزیر)۔ آپ کی اجازت ہو۔ میں جعفر خان اور زیرے جا کے۔۔۔۔

میڈم اسپیکر۔ Thank you.

شیخ جعفر خان مندوخیل (صوبائی وزیر)۔ نہیں نہیں میں نہیں جاتا ہوں۔

میڈم اسپیکر۔ نہیں، میرے خیال میں وہ ابھی اُنہیں جانے دیں۔ وہ اپنا جو کچھ۔۔۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (صوبائی وزیر)۔ آپ رحمت کو لے جاتے ہیں اور اُنکے واپس لے آتے ہیں۔

میڈم اسپیکر۔ دیکھیں ڈاکٹر صاحب! ڈاکٹر صاحب دیکھیں زبان ہر ایک کے مُنہ میں ہوتی ہے۔ میں

مزید سخت آرڈر کر سکتی تھی۔ لیکن بات یہ ہے کہ یہ خود، آغالیقت صاحب خود ہر دفعہ کھڑے ہو کے کہتے ہیں ”کہ

ممبرز کو آپ extra نہیں بولنے دیں۔ اور rule کے مطابق کارروائی چلائیں“۔ اب وہ پوری data پیش

کر رہے ہیں، پوائنٹ آف آرڈر پر اتنی لمبی بات نہیں کی جاتی اور اس پر ایک بہت بڑی قرارداد پہلے اسمبلی میں

آچکی ہے۔ اور میں اُنہیں ایک بڑی اچھی suggestion دے رہی تھی۔ اب یہ ہر انسان کا ظرف ہے کہ وہ

کس طرح سے behave کرتا ہے۔ ماشاء اللہ وہ بڑے سینئر ممبر ہیں۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (صوبائی وزیر)۔ میڈم اسپیکر! اس پر تو ہم سب agree ہو گئے ہیں۔ زیارتوال

صاحب نے معذرت بھی کی۔

میڈم اسپیکر۔ نہیں میرے خیال میں اگر کسی اور ممبر نے کسی اور موضوع پر بات کرنی ہے تو کر لیں۔  
ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (صوبائی وزیر)۔ میڈم اسپیکر! زیاتوال صاحب نے معذرت بھی کی ہے۔ تو آپ اجازت دے دیں۔

میڈم اسپیکر۔ میں اُنکی شکر گزار ہوں۔ جتنے بھی ممبرز ہیں میں اُنکی شکر گزار ہوں۔  
ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (صوبائی وزیر)۔ تو آپ اجازت دے دیں اسکو اتنا serious نہیں لیں، ہم اُسکو منا کے لیکر کے آجاتے ہیں۔

میڈم اسپیکر۔ کھوسہ صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب ایک منٹ۔ آپ جانا چاہتے ہیں تو آپ چلے جائیں۔ جی کھوسہ صاحب۔

میرا ظہار حسین کھوسہ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ آج کا دن بہت اہم دن ہے، ہماری ماؤں، بہنوں کیلئے جو ہمارے بلوچستان کے ہیں۔ آج ایک قانون pass ہوا ہے بڑے احسن طریقے سے، حقوق نسواں کے حوالے سے۔ جس میں، اس سے پہلے میں منسٹر رہا ہوں women development کا۔ تو اس پر ہمارے ڈائریکٹرز، اسمیں سیکرٹریز ہمارے، اسمیں پورا پیچھے جو اسٹاف مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اسکے ساتھ ساتھ یہ پوری اسمبلی جنہوں نے آج یہ بل pass کیا۔ ہماری خواتین، ہماری ماں، بہنوں کیلئے جو بلوچستان کیلئے Harrasment Bill ہے۔ تو یہ بھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ میری بہنیں بیٹھی ہیں یہ بھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اسپیکر صاحب! اسمیں میں آپ سے بھی کئی دفعہ پوچھتا رہا کہ کس طرح ہونا چاہیے۔ سیکرٹری اور ڈائریکٹرز کو سب کو آپ نے بتایا۔ آپ بھی مبارکباد کے مستحق ہیں اور بہت خوشی کا دن ہے اچھی بات ہے ہمارے بلوچستان کیلئے۔ اسی طرح ہمارے دامن جو آرگنائزیشنز ہیں، عورت فاؤنڈیشن ہے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اور بہت پیچھے ہاتھ ہوتے ہیں جو ہمیں نظر نہیں آتے ہیں اس پر کام کر رہے ہوتے ہیں۔ جو سامنے ہم لوگ نظر آتے ہیں وہ لوگ بھی اس مبارکباد کے مستحق ہیں۔ آج بہت بڑی خوشی کا دن ہے ہمارے لئے، ہمارح ماؤں کیلئے، ہماری بہنوں کیلئے کہ آج Harrasment Bill Pass ہو گیا اس اسمبلی سے۔ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ کریگا ہماری بھی مائیں، بہنیں اس طرح، جس طرح foreign countries میں جس طرح پنجاب میں دیکھتے ہیں۔ جس طرح کے پی کے میں دیکھتے ہیں۔ جس طرح آپ سندھ میں دیکھتے ہیں اسی طرح جا کے محنت مزدوری کریں گی اور بچوں کا پیٹ پالیں گی۔ بہت سارے مسئلے ہیں۔ سب سے پہلا مسئلہ ماں کو آتا ہے۔ اور ماں خواتین ہیں۔ خاتون ہے، اُسکو بہت بڑے مسائل پیدا ہوتے ہیں اُن کیلئے۔ کوئی بھی ماں

ہو چاہے بہت امیر ماں ہو یا غریب ماں ہو۔ تو اس کیلئے آج بڑا اہم دن ہے۔ میں آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اس کیلئے آج ماں اور بہنوں کیلئے، بہت شکریہ۔

میڈم اسپیکر۔ شکریہ۔ مجیب حسنی صاحب۔

میر مجیب الرحمن محمد حسنی (وزیر کھیل، اقلیتی امور، ہیومن رائٹس، آثار قدیمہ، پاپولیشن و پلیننگ، پوٹھ افیئر، لاہیریز،

میوزیم و ٹورازم)۔

شکریہ میڈم اسپیکر۔ میں خواتین کو اُنکے مقام پر ہر اس سال کرنے کا جو قانون پاس ہوا ہے اس پر میں سب سے پہلے ڈاکٹر شمع اسحاق صاحبہ کو، کمیٹی کے جو دوسرے ممبرز ہیں اُن کو، آپ کو اور میرا ظہار حسین کھوسہ کو کیونکہ بحیثیت منسٹر انہوں نے اور اُنکے ڈیپارٹمنٹ نے اس پر جس طرح سے کام کیا اور جس طرح سے ڈاکٹر شمع اسحاق نے، کیونکہ ہمارے اسمبلی کے کمیٹیز ہیں وہ کوئی دو سال کے بعد جب کمیٹی بنی تو انہوں نے اپنا کام شروع کیا اور اس کمیٹی نے جس طرح سے خواتین کو ہر اس سال کرنے کا جو بل اس پر کام کیا اور اس جلدی میں اسکو جس طرح اسکو comprehensive لے کر آئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انکی محنت کا نتیجہ ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ باقی جتنی کمیٹیز ہیں جو اپنے اپنے شعبوں میں اسی طرح سے قانون سازی کریں گے۔ کیونکہ پچھلی دفعہ جب مختلف سرویز ہمارے گورنمنٹ کے حوالے سے ہوئیں وہ گوڈ گورننس اور باقی کرپش کے حوالے سے، اُن میں ہم rating میں اُوپر تھے لیکن قانون سازی کے حوالے سے ہونگے ہماری اسمبلی، ہماری گورنمنٹ پیچھے تھی لیکن اب مجھے امید ہے انشاء اللہ جس طرح سے انہوں نے کام شروع کیا تو اس قانون سازی میں بھی ہم انشاء اللہ دوسرے صوبوں کے برابر آئیں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

میڈم اسپیکر۔ جی ڈاکٹر شمع اسحاق صاحبہ۔

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ۔ شکریہ اسپیکر صاحبہ! میں تمام ممبرز کا، جس کمیٹی کے میں چیئر پرسن رہی ہوں اور

میرے ممبر تھے، جس میں سپونزمنٹی صاحبہ، معصومہ حیات، عارفہ، ولیم برکت، ہمارے ساتھ باقاعدہ رہیں ہیں۔

سیکرٹریز، سیکرٹری لاء، وومن ڈویلپمنٹ اور خصوصاً آپ کا کہ آپ نے پھر استعفیٰ دے دیا جب آپ اس Chair

پر آئیں، آپ ہمارے ساتھ برابر شریک رہی ہیں۔ اور وہ خواتین جو اسکی ممبر نہیں تھیں، وہ بھی اسمیں آئیں جس

طرح کشور اور باقی کچھ خواتین آئیں۔ تو ان تمام ممبرز کا، سیکرٹریز کی شکر گزار ہوں۔ عورت فاؤنڈیشن چونکہ

ہمارے ساتھ بہت سے معاملات میں اب بھی ساتھ ہیں۔ کوہلی صاحب اور عورت فاؤنڈیشن ان تمام لوگوں

کا۔ میں یہ سمجھتی ہوں جناب اسپیکر صاحبہ! یہ آج کی harrasment نہیں تھی یہ کئی سالوں کی، کئی مدتوں کی کہ

عورت اپنے مقام پر ہراساں ہو رہی تھیں۔ وہ کام کا مقام ہو یا کام کا مقام نہیں ہو، باہر ہو۔ سائبر کرائم ہو یا آؤٹ آف بلڈنگ ہوں۔ یا بلڈنگ کے اندر ہو۔ عورت harrasment کا شکار ہوتی رہی ہے اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ اُن تمام عورتوں کیلئے، آنے والی نسلوں کیلئے ایک بہت بڑی achievement ہوگا کہ آج ہماری عورتیں جو ہیں وہ harras ہونے سے بچ جائیں گی۔ اسمیں سب سے بڑی اہم بات یہ ہے کہ ہم اسمیں help line دیں گے، ہیلپ لائن کیساتھ پہلا فلکس لگائے جائیں گے بینرز لگائے جائیں گے اور اسمیں محتسب بھی، ہماری جو ہے ترجیاً ایک خاتون ہی ہوگی۔ اور جسکی سب سے بڑی بات یہ ہوگی کہ یہاں پر جتنی بھی خواتین ہیں یا جتنے بھی بچپیاں ہیں، وہ اپنے کام پر جاسکیں گی۔ اور وہ ہیلپ لائن کے ذریعے جب وہ contact کریں گی تو جہاں پر وہ خواتین بیٹھی ہوگی وہاں پر بھی ہم نے ترجیاً ہی خواتین رکھا ہوا ہے۔ کہ وہ contact to contact جو ہے وہ خاتون ہی ہوگی۔ وہ اُنکی بات سنیں گی پھر اُس پر جلد عملدرآمد ہوگا۔ تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ آج کا دن واقعی میں ایک بڑی achievement ہے یہ بہت کی پہلی خواہشات تھیں ہماری پارٹی کی، ہمارے لوگوں کی، بلوچستان کے لوگوں کی، بہت سے ایسے این جی اوز جو یہاں پر کام کرتی رہی ہیں اور اب بھی بیٹھی ہوئی ہیں شاہدہ رؤف بھی ہمیں نظر آرہی ہے۔ ترقی فاؤنڈیشن سے۔ عورت فاؤنڈیشن کا تو role خیر میں یہ سمجھتی ہوں کہ جب سے شاید ہم نے ہوش سنبھالا ہے ہم انکو دیکھتے رہے ہیں۔ بہر حال یہ خواتین کیلئے ایک بہت بڑی achievement ہے۔ آئیوالی جو ہماری نسلیں ہیں وہ ہمیں دعائیں دیں گی۔ اور آپ کا میڈم اسپیکر اسمیں بہت بڑا role رہا ہے۔ کیونکہ جو آپ نے اسمیں amendments کی ہیں۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ اسکا کریڈیٹ بھی میں آپکو دیتی ہوں۔ تو یہ ایک بہت بڑا role ہوگا ہمارے بلوچستان کے لوگوں کیلئے جس میں ہم نے خیر پختونخوا، سندھ اور سرحد سے بھی ہم نے جو amendments انہوں نے کی ہیں وہ بھی ہم نے منگوا کے اسمیں دیکھا ہے۔ اور پھر بڑے غور و خوض کے بعد چھ میٹنگز کے بعد یہ آج ہم یہاں پر پیش کر چکے ہیں۔ تو میں تمام ممبرز جنہوں نے مجھے شکر یہ ہمیں یہاں پر کہا۔ میں سمجھتی ہوں کہ میرا role نہیں آپ سب کا role ہے آپ سب کی اسمیں خواہشات ہیں۔ آپ سب نے یہاں پر ایک بہت بڑا role play کیا ہے۔ اور خاص کر اعظم داوی صاحب، شمس صاحب اور ہمارے باقی سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں۔ تو میں سمجھتی ہوں تو ہم ان سے بڑی مدد حاصل کی ہے، اسکو یہاں پر پیش کرنے میں۔ جو بھی ہمیں نطقے قانون کے حوالے سے پیش آئے ہیں وہ ہم نے سیکرٹری لاء کو بلا کے اُن سے بات کی تھی اور آپکی سربراہی میں کیونکہ آپ خود بھی ایک Lawyer بھی ہیں تو آپ نے ہمیں بتایا اور اس طرح یہ ایک جو Harrasment at Work Place

کا مسودہ قانون ہے، آج بہت ایک اچھی شکل میں pass ہو کر کے سب کے سامنے آچکا ہے۔ تو میں تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

میڈم اسپیکر۔ شکریہ ڈاکٹر صاحبہ۔ میں ڈاکٹر صاحبہ! آپ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور تمام ممبروں کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے اس Bill کو pass کیا۔ اور یقیناً یہ ایک بہت اہم Bill تھا harassment کا۔ اور میں یہ بھی کہوں گی اپنے ممبرز سے کہ legislation کی طرف توجہ دیں۔ کیونکہ ہم نے ابھی بہت پیچھے ہیں اور ہم نے اسی طرح کے اچھے Bills لائیں گے اور legislation کریں گے۔ تو جو ہمارا کام as a Legislator تو وہ ہمیں اُس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آپ جیسے جیسے Bills لائیں گے ہم اُسی طرح standing committees are the par of the Assembly۔ اسٹینڈنگ کمیٹیز کے چیئرمین، چیئر پرسن جو بھی ہیں، جو ممبرز بھی ہیں، میری توجہ اُسی طرف ہے میں چاہتی ہوں کہ یہ strong and strengthen ہوں۔ اور جتنی تیزی سے یہ Bills کو review کریں، اُسے دیکھیں اگر وہ سمجھتے ہیں کہ amendment کی ضرورت ہے تو تیس دن کے اندر اندر وہ اپنی سفارشات دے سکتے ہیں۔ تو جتنی Bills ہیں، آپ اُن پر کام کریں گے، اُتنی ہی اسمبلی کی کارکردگی اور وقار میں اضافہ ہوگا۔ میں تمام اراکین اسمبلی کا اس حوالے سے بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے معزز رکن کے غیر پارلیمانی الفاظ کی مذمت کی ہے۔ اور میں رحیم زیا رتوال صاحب کا خاص طور پر جنہوں نے اُس پارٹی کا ہوتے ہوئے، ڈاکٹر حامد اچکزئی صاحب کا اور تمام دیگر معزز اراکین کا شکریہ اس حوالے سے ادا کرتی ہوں۔ اور میں ان تمام غیر پارلیمانی الفاظ کو اسمبلی کارروائی سے حذف کرنے کا حکم دیتی ہوں۔ اور میں ساتھ یہ بھی کہتی چلوں کہ یہ فرد کی کرسی ہے۔ یہ اسمبلی کے اسپیکر کی کرسی ہے۔ اور اسکے تقدس کا خیال رکھنا تمام ممبرز کا فرض ہے۔ ان میں سے کل کوئی آپ میں سے اس نشست پر بیٹھے گا۔ تو آپ نے اس نشست اور اسپیکر کے تقدس کا خیال رکھنا ہے۔ اسمبلی کے تقدس کا خیال رکھنا ہے۔ اور آئندہ میں متعلقہ رکن سے اُمید رکھتی ہوں کہ وہ آئندہ اس ایوان کا اور تمام اراکین اس ایوان کا تقدس کا خیال رکھیں گے۔ اب میں گورنر بلوچستان کا انگریزی حکم نامہ پڑھ کر سناتی ہوں۔

#### ORDER

In exercise of the powers conferred on me by Article 109 (b) of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, 1973, I Muhammad Khan

Achakzai, Governor Balochistan, hereby order that on conclusion of business the Session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogue on Saturday the 16th January, 2016.

محترمہ اسپیکر۔  
اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک ملتوی کیا جاتا ہے۔  
(اسمبلی کا اجلاس شام 5 بجکر 45 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)